

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

ماہنامہ
بنات اہلسنت
سرگودھا

شمارہ 3

مارچ 2015

جلد نمبر 6

ایک تجربہ

تعلیم نسوان !!!

رحمان خدا کا رحیم نبی

مغرب اور اسلام کا نظام تعلیم

اسلامی تہذیب کی بنیادیں

حیا

”فیمیلی پلاننگ“

پاکیزہ معاشرے کی اساس



متکلم اسلام کے دورہ ہانگ کانگ کی سرگزشت

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

www.ahnafmedia.com

ناشر



طلباء! آج مساجد، خطبات، علماء کرام، ذوقی، تحقیقی
اور مسلکی ذوق رکھنے والے افراد کے لیے

پانچواں سالانہ

دورہ تحقیق المسائل

12 روزہ

2015
23 مئی تا 4 جون

آغاز سبق صبح 7:30 بجے
اختتام سبق: 11:00 بجے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے فوراً بعد

مہم کے مطابق ستر نو روزہ لائیں

خصوصی اسباق

مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ
مفت اعظم پاکستان
کھمن

بانی و امیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

مقام: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا

03326311808/03467357394/0483881487

ahnafmedia.com / markazahnf@gmail.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ بنات المسلمت سرگودھا

شمارہ نمبر 3

مارچ 2015

جلد نمبر 6

معاون مدیر

مولانا
محمد کلیم اللہ حنفی

مدیر

مولانا
محمد الیاس گھمن

خط و کتابت کا پتہ

بیرون ممالک

دفتر رسائل و جرائد
مرکز اہل السنۃ والجماعت
87 جنوبی سرگودھا

mag@ahnafmedia.com

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر سالانہ

آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے

www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ 300 روپے
زرتعاون

سرکولیشن مینیجر

0332-6311808

صبح 8 تا 4 بجے شام



WhatsApp
+923062251253

مرکز اہل السنۃ والجماعت سرگودھا

فہرست

تعلیم نسواں!!! مغرب اور اسلام کا نظام تعلیم..... ایک تجزیہ.... 5

اداریہ

متکلم اسلام کے دورہ ہانگ کانگ کی سرگزشت..... 8

شاہد اقبال، ہانگ کانگ

حیا..... پاکیزہ معاشرے کے اساس!! 17

مفتی محمد مبشر بدر

اسلامی تہذیب کی بنیادیں 23

مفتی محمد نجیب قاسمی

رحمان خدا کا رحیم نبی 32

طارق نعمان گڑگی

”فیملی پلاننگ“ 37

محمد شارب

تربیت کا اثر! 42

مفتی محمد معاذیہ اسماعیل

تلاش 45

اہلیہ مفتی شبیر احمد حنفی

لوگ کہا کہیں گے؟؟ 48

حافظ سمیع اللہ

پدری محبت 52

مولانا امان اللہ حنفی

درس قرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِنَّمَا يُبَلِّغُنَّ عَنْكَ الْكِبَرُ ۖ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝

”اور آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں سن رسیدہ ہو جائیں یعنی بڑھاپے کی عمر کو جا پہنچیں تو انہیں ”اف“ تک بھی نہ کہو اور انہیں جھڑکو مت ان کے ساتھ بڑی نرم خوئی سے پیش آؤ۔“

(سورۃ الاسراء)

اسلام میں والدین کی خدمت اور ادب پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے ویسے تو والدین کا ادب ان کی خدمت و فرمانبرداری ہر حال میں ضروری ہے خواہ وہ عمر کے جس حصے میں بھی ہو تاہم بڑھاپے کی حالت کا تذکرہ بطور خاص کیا جا رہا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اس عمر میں جا کر ماں باپ بھی بعض مرتبہ چڑچڑے پن کا شکار ہو جاتے ہیں قوی ڈھیلے ہو جاتے ہیں، عقل و شعور میں کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے، طرح طرح کی بیماریاں انہیں لگ جاتی ہیں۔ اب ان کو راحت کی ضرورت پڑتی ہے جو ان کی خدمت سے پوری ہو سکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں والدین کا ادب، احترام، حسن سلوک اور اطاعت و فرمانبرداری کے احکام دیے گئے ہیں ساتھ ساتھ انسان کو اس کا بچپن بھی یاد دلایا گیا ہے کہ یاد کرو کبھی تم بھی ان کے محتاج تھے انہوں نے تمہاری پرورش کی تھی اب تم بڑے ہو گئے اور یہ تمہاری پرورش کے محتاج ہو گئے ہیں۔ اس لیے ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔۔۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

درسِ حدیث

عن أبي سعيد الخدري قال خرج رسول الله ﷺ في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء، فقال (يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار). فقلن: وبم يا رسول الله قال (تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين أذهب للب الرجل الحازم من إحداكن) قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال (أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل) قلن بلى قال (فذلك من نقصان عقلها أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم) قلن بلى قال (فذلك من نقصان دينها).

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ، ایسا کیوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی عقل مند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کیا: ہمارے دین اور ہماری عقل میں نقصان کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی، مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے، نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ عورتوں نے کہا: ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

تعلیم نسواں !!!

مغرب اور اسلام کا نظام تعلیم..... ایک تجزیہ

کچھ.....اداریہ

رُت ہی بدل گئی ہے، معیار بدل گئے ہیں، انداز بدل گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ افکار بدل گئے ہیں۔ نبی برحق حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی صبح تک مسلمان کو دنیا بہتر بنانے اور آخرت سنوارنے کے جو اصول اور قوانین عطا فرمائے تھے ہم ان اصولوں اور قوانین کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ آپ کی تعلیمات میں صرف آخرت کی ہی نہیں دنیا کی کامیابیاں بھی مضمر ہیں۔

اسلام محض چند ارکان کی ادائیگی ہی کا نام نہیں جسے کچھ وقت کے لیے اپنا کر اس کے دائرے سے نکلا جائے بلکہ یہ اس مجموعے کا نام ہے جس میں اعتقادات، عبادات، معاشرت، معاملات، کامیاب زندگی اور روشن مستقبل (اخروی فلاح) پنہاں ہے۔ جب تک اسلام کی روح کو نہیں سمجھا جائے گا اس وقت تک ہم بحیثیت قوم ترقی نہیں کر سکتے۔ ہماری تمام تر ترقیات اسلام کے دامن سے وابستہ ہیں۔

اس حوالے سے ہمیں سیرت مطہرہ سے رہنمائی لینے کی ضرورت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات پر عمل پیرا ہوئے بغیر کامیاب زندگی محض سراب ہے جس سے آج کا مسلمان دھوکے کا شکار ہو رہا ہے۔

اگر انسانیت کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو وجود بخشا اسی وقت سے مرد و عورت لازم و ملزوم کی حیثیت سے برابر چلے آ رہے ہیں۔ مرد کو اللہ تعالیٰ نے خارجی امور کا ذمہ دار قرار دیا

اور عورت کو امور خانہ داری کے فرائض سوئے۔ مرد گھر سے باہر کے تمام معاملات کا نگہبان ہے اور عورت کو گھر کے اندر کے سارے امور تفویض ہوئے ہیں۔

چونکہ مرد و زن دونوں ہی معاشرے میں اپنی اپنی الگ الگ حیثیت کے حامل ہیں اس لیے دونوں کو آفاقی و سماوی ہدایات و احکامات کا مکلف بنایا گیا ہے۔ احکام اسلامیہ پر عمل دونوں کے لیے ضروری ہے۔

اب دوسری طرف یہ بات اپنی جگہ پر مسلم ہے کہ عمل کا مدار علم پر ہے۔ علم صحیح ہو گا تو عمل بھی درست ہو گا اور اگر علم صحیح نہ ہو گا تو عمل بیکار ہو گا۔ اس تناظر میں جیسے مرد کی تعلیم اس کی ضرورت ہے ایسے ہی خاتون کی تعلیم بھی اس کی زندگی کا جزو لا ینفک ہے۔ اگر مرد تعلیم کے حصول کے بغیر زندگی گزارے گا تو معاشرے کے لیے وبال جان اور سراسر خسارے اٹھانے والا ہو گا۔ اسی طرح اگر عورت تعلیم حاصل نہیں کرے گی تو زمانے پر بوجھ بنے گی۔

معلوم ہوا کہ مرد کی طرح عورت کی تعلیم بھی ناگزیر ہے۔ یہاں تک تو سب اس پر متفق ہیں، اس سے آگے جھگڑا شروع ہوتا ہے۔ اسلام کے نظام تعلیم میں عورت کی محض تعلیم ہی نہیں بلکہ اس کے حیاء، تقدس اور عزت و شرافت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے کہ یہ تعلیم تو بہر حال حاصل کرے ہی لیکن اسلام کے مقرر کردہ دائرے کے اندر رہتے ہوئے، ایسی تعلیم جس سے اس کی دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے خواتین کی تعلیم کے سلسلے میں صحیح بخاری میں باب قائم کیا ہے باب عظة الامام النساء وتعليمهن، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم و تربیت سے نوازے ویسے ہی صحابیات کے درمیان بھی تعلیم و موعظت فرمایا کرتے تھے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور منہج کو دیکھتے ہوئے شارحین

حدیث یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اسلام میں خواتین کی تعلیم ضروری ہے لیکن حصولِ تعلیم کے وقت اس بات کا بخوبی جائزہ لینا چاہیے کہ جو امور اسے زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں انہی امور کی تعلیم سے آراستہ کرنا چاہیے۔ یعنی لکھنا پڑھنا، عقائد و اعمال کی اصلاح، تہذیب و شائستگی، وہ علوم جن پر دنیوی و اخروی فلاح و کامیابی منحصر ہے، تربیتِ اولاد، اطاعتِ زوج اور حقوقِ العباد وغیرہ۔

دیگر کتب حدیث میں اس بارے میں بکثرت روایات موجود ہیں معجم کبیر طبرانی میں ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کچھ اس طرح ہے: جو شخص اپنی بیٹی کو خوب اچھی طرح تعلیم دے اس کی اچھی تربیت کرے اور اس پر دل کھول کر خرچ کرے تو (یہ بیٹی کل قیامت کے دن) اس کے لیے جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوگی۔

اس حد تک تو اسلام کے نظامِ تعلیم میں خواتین کے حصولِ علم کی اجازت اور ضرورت ثابت ہے۔ باقی رہا مغرب کا نظامِ تعلیم اور خواتین کا مسئلہ!! یہ ایک غور طلب پہلو ہے اور لمحہ فکر یہ ہے کہ مغرب لیبل تو خواتین کی تعلیم کا لگاتا ہے لیکن درحقیقت وہ مخلوط نظامِ تعلیم کے فروغ کے لیے سرگرم ہے۔

مغرب کے نظامِ تعلیم میں خواتین کو سراسر مشکلات کا سامنا ہے، جس میں عورت کی سب سے اہم امتیازی شان حیاء اور عفت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے، مغرب کے نظامِ تعلیم میں اصلاحِ عقائد و اعمال تو رہے ایک طرف اس میں نہ تو اسلامی کلچر کی کوئی جھلک ہے، نہ ہی انسانی تہذیب و تمدن کے کوئی آثار، امور خانہ داری کا کوئی سبق ہے اور نہ گھریلو نظامِ زندگی کو بہتر بنانے کا کوئی فارمولہ۔ تربیتِ اولاد کے بارے میں کوئی ہدایات ملتی ہیں اور نہ خوشحال ازدواجی زندگی کی کوئی ضمانت۔ اس لیے اسلام کی بیٹیوں کو اسلام کے دامن سے ہی وابستہ رہنا چاہیے، تاکہ ان کی دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

متکلم اسلام کے دورہ ہانگ کانگ کی سرگزشت

بھہ..... شاہد اقبال، ہانگ کانگ

ہانگ کانگ مختصر تعارف:

ہانگ کانگ عوامی جمہوریہ چین کا خصوصی انتظامی علاقہ ہے، اس کی موجودہ آبادی تقریباً 72 لاکھ پر مشتمل ہے، جبکہ 1848 میں اسکی آبادی صرف 24000 نفوس تھی، اور رقبہ 1108 مربع کلو میٹر ہے، یہاں کی سرکاری زبان انگریزی اور کینٹونیز چینی ہے، اس کے دارالحکومت کا نام وکٹوریہ ہے، جو کہ ملکہ وکٹوریہ سے منسوب ہے، چینی زبان میں ہانگ کے معنی خوشبودار اور کانگ کے معنی بندرگاہ ہے، یعنی خوشبودار بندرگاہ، اس کے نام رکھنے وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ موجودہ ابرڈین (Aberdeen) جو کہ ایک جگہ کا نام ہے، وہاں خوشبودار لکڑ اور اگر بتی کا بیوپار ہوتا تھا جس سے اس کا نام ہانگ کانگ پڑ گیا۔ ہانگ کانگ 1841 سے لیکر 1997 تک برطانیہ کا حصہ اور اس کی نو آبادی رہا ہے، (1941 سے 1945 تک کی جاپانی حکمرانی کو چھوڑ کر) 1839-42 کی افیون جنگ میں چینوں کی شکست کے باعث برطانیہ نے ہانگ کانگ آئی لینڈ (جزیرہ) کو قبضے میں لے لیا تھا، بعد ازاں 1860 کے اندر جزیرہ نمائکولون کو بھی قبضے میں لے لیا، اس کے بعد باقاعدہ ایک معاہدے کے تحت چین نے 1898ء بشمول خطہ نئی آبادی کے برطانیہ کو ننانوے سال کیلئے پئے (لیز) پر دے دیا تھا۔

دوسری جنگ عظیم (45-1941) میں جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا، 18 دن کی شدید جنگ کے بعد، گورنر مارک ینگ (Mark Young) نے مغلوب ہونے کے بعد 25 دسمبر 1941 کو ہتھیار ڈال دیے، یاد رہے اس دن عیسائیوں کی کرسمس کا دن تھا، یوں یہ دن سیاہ کرسمس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، 1941 میں ہانگ

کانگ کی آبادی 16 لاکھ تھی، جنگ کے بعد، حالات دگرگوں ہو گئے، ضروریات اشیاء کی قلت اور اتحادیوں کے حملے کے پیش نظر ایک خاص پالیسی کے تحت لوگوں کو ملک بدر کر دیا گیا اور یوں لوگ چین جانے پر مجبور ہو گئے، جس کے باعث ہانگ کانگ کی آبادی 1945 تک سُکڑ کر صرف چھ لاکھ رہ گئی، جاپانیوں کا یہ دور ظلم اور بربریت کی داستان ہے، ایک رپورٹ کے مطابق 1941 جنگ میں فتح کے بعد دس ہزار سے زائد چینی عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر، ایک طرف سوویت یونین نے مان چوریا "Manchuria" (موجودہ چین کا شمالی علاقہ جس میں لیاؤنگ، جی لین، ہئی لیونگ جیانگ شامل ہیں) جہاں جاپانیوں کا قبضہ تھا، کی جانب پیش قدمی کی۔

دوسری جانب امریکا نے 8 اگست 1945 کو ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا اور تین دن کے بعد ایک اور ایٹم بم ناگاساکی پر گرایا جس کے نتیجے میں جاپان نے بھی ہتھیار ڈال دیے اور یوں ہانگ کانگ دوبارہ برطانیہ کی حکمرانی میں آ گیا، جاپانیوں کا قبضہ 3 سال اور 8 مہینے رہا۔

1997 میں برطانیہ نے ہانگ کانگ کو چین کے حوالے کر دیا تھا، یہاں کا آخری برطانوی گورنر کرس پیٹن (Chris Patten) تھا، اور اب ہانگ کانگ چین کا ایک ”صوبہ“ ہے، اور یہ چین کا خصوصی انتظامی علاقہ کہلاتا ہے یہ چین کا حصہ تو ہے لیکن یہاں کا نظام چین سے مختلف ہے، دفاع اور خارجہ پالیسی چین کی ہے، جبکہ کرنسی، ویزا، اور دیگر سسٹم الگ ہے، اسے ون کنٹری ٹو سسٹم یعنی ایک ملک دو نظام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہانگ کانگ کو عالمی شہر، دنیا کا کروڑ پتی یا ارب پتی شہر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، دس بڑے کروڑ پتی شہروں میں ہانگ کانگ سرفہرست ہے۔

یہاں کے لوگ مچھلی، جھینگا، کیڑا اور نوڈلز بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ عام

طور پر لوگ کھانا باہر ہی کھاتے ہیں، گھر کھانا پکانے کا رواج کم ہی ہے، چینی کھانے دنیا بھر میں متوازن غذا کے طور پر بہت مشہور ہیں، یہ لوگ اپنے کھانوں میں مچھلی اور سبزی کا استعمال بہت زیادہ کرتے ہیں اور تینوں وقت کے کھانے پابندی سے وقت پر کھانے کے عادی ہیں اور اپنی صحت کے بارے میں یہ لوگ بہت سنجیدہ ہیں اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے روزانہ ورزش کو بہت اہمیت دیتے ہیں، ہانگ کانگ کے لوگ وقت کے بہت پابند ہیں، کام کے وقت کام اور کھیل کے وقت کھیل، خواندگی کی شرح تقریباً صد فیصد ہے، یہاں کی کرنسی ہانگ کانگ ڈالر کہلاتی ہے جس کا ایک ڈالر پاکستانی تیرہ روپے کے برابر ہے، ایک وقت تھا جب پاکستان کی کرنسی ہانگ کانگ سے بھی مضبوط تھی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب راقم الحروف کے والد 60-70 کی دہائی میں پہلی دفعہ یہاں آئے تھے۔

ہانگ کانگ دنیا کے بینکنگ نظام اور لین دین کا مرکز ہے، دنیا کی تقریباً تمام بڑی کمپنیوں کے دفتر یہاں موجود ہیں، یہ ایک آزاد بندرگاہ کی وجہ سے بھی مشہور ہے

ہانگ کانگ میں اسلام اور اہل اسلام کی مختصر تاریخ:

ہانگ کانگ میں تقریباً چار لاکھ مسلمان آباد ہیں جن میں زیادہ تر تعداد انڈونیشین خدامہ کی ہے جو یہاں گھروں میں کام کرتی ہیں، ایک محتاط اندازے کے مطابق انکی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے، دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ تعداد پاکستانیوں کی ہے، اس کے علاوہ انڈین، بنگلہ دیشی، افریقن مسلمانوں کی بڑی تعداد بھی موجود ہے، تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے جو مسلمان یہاں پہنچے ہیں وہ ملکوتہ اور ممبئی سے تھے، اور یہ تقریباً 1830 کے آس پاس کا وقت تھا جب ایسٹ انڈین کمپنی کے بحری جہاز ہندوستان سے آکر یہاں لنگر انداز ہوئے۔

یہاں چھ مساجد ہیں اس کے علاوہ چھوٹے بڑے مدرسوں اور مصلوں کی تعداد 30 ہے۔ ختم نبوت موومنٹ کے سرپرست قاری مولانا محمد طیب قاسمی نے سب سے پہلے یہاں مدارس اور مصلوں کی بنیاد رکھی، قاری صاحب کی نگرانی میں اس وقت 9 مدرسے ختم نبوت کے نام سے چل رہے ہیں۔

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کی ہانگ کانگ آمد:

ہانگ کانگ کی اقراء فاؤنڈیشن کی دعوت پر، متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ بانی و امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعت 12 فروری کی شب دس بجے ہانگ کانگ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچے جہاں ان کا پرتپاک استقبال ہانگ کانگ کی سب سے بڑی کولون مسجد اور اسلامک سنٹر کے چیف امام مفتی محمد ارشد نے کیا۔

استقبالیہ میں دیگر مساجد کے ائمہ میں، حال ہی میں قائم کی گئی یادگاری مسجد ابراہیم کے امام حافظ محمد زبیر، تنگ چھنگ مدرسہ کے امام مفتی عبدالحفیظ، چھن ون مدرسہ کے مولوی حافظ محمد الیاس شامل تھے۔ اس کے علاوہ ہانگ کانگ کی دیگر معروف شخصیات میں خان جہانزیب، حاجی شبیر آف کشمیر ٹرانسپوٹ، چوہدری افتخار، چوہدری ریاض گجر، پروفیسر انوار الحق، ساجد ریان، امسوا کمپنی کے جنرل مینیجر محمد اقبال، اقراء فاؤنڈیشن کی جانب سے شہزاد فیصل اور دیگر افراد موجود تھے۔

متکلم اسلام کے ہانگ کانگ میں شب وروز:

12 فروری: جمعرات کی شب ایئر پورٹ سے رات قیام کے لیے اپنے مرید خاص عرفان منہاس جن کا تعلق پاکستان کے شہر چکوال سے ہے، کے گھر تشریف لے گئے جہاں طعام کے بعد حضرت نے آرام فرمایا۔

13 فروری: بروز جمعۃ المبارک ہانگ کانگ کی مرکزی مسجد اور اسلامک سنٹر

کولون مسجد میں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن نے توحید و رسالت کے موضوع پر جامع خطاب فرمایا، اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل گفتگو فرمائی جس سے ہانگ کانگ کے مسلمانوں نے خوب استفادہ کیا، خطاب جمعہ کے بعد مولانا یاؤماتی کی مسجد ابراہیم میں تشریف لے گئے جہاں انہوں نے ساتھیوں سے ملاقات کی اور کافی تعداد میں لوگوں نے حضرت الشیخ کے ہاتھ پر بیعت کی، شاید بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں کہ مولانا پیر اور شیخ بھی ہیں اور چاروں سلسلہ تصوف، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ سے منسلک ہیں۔ یاد رہے کہ متکلم اسلام پیر طریقت مولانا محمد الیاس گھمن کو سلاسل اربعہ میں شیخ العرب والجم عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ اور قطب العصر مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ سے خلافت اور اجازت بیعت حاصل ہے، اس کے علاوہ حضرت کو فضیلۃ الشیخ مولانا عبد الحفیظ مکی مدظلہ اور پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ سے بھی خلافت اور اجازت بیعت حاصل ہے۔

شام کو جناب چوہدری افتخار جن کام تھیں میں یارڈ ہے، کی خصوصی دعوت پر پاکستان کلب میں حضرت الاستاد تشریف لے گئے، جہاں خواص کے ساتھ نشست اور پر تکلف دعوت ہوئی، جس میں پاکستان قونصل جنرل کے نائب، مختلف مساجد کے ائمہ بالخصوص کولون مسجد کے چیف امام مفتی محمد ارشد، مفتی شعیب، مفتی زمان، مفتی عبد الحفیظ، مولانا صداقت، مولوی محمد الیاس، قاری محمد اویس، حافظ محمد علی، حافظ محمد ساجد، حافظ نسیم نقشبندی اور دیگر ائمہ اور حفاظ نے شرکت کی اس کے علاوہ کاروباری حضرات میں امسوا کے عبدالستار، امسوا کے جنرل مینیجر محمد اقبال، محمد الیاس ایلیکس، شریک ہوئے، حضرت الاستاد دعوت سے فارغ ہونے کے بعد رات گیارہ بجے قیام گاہ پہنچے اور آرام فرمایا۔

14 فروری: بروز ہفتہ صبح ساڑھے پانچ بجے حضرت الاستاد فجر کی نماز

کیلئے مسجد ابراہیم تشریف لے گئے، جو کہ قیام گاہ سے تقریباً 32 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، روزانہ حضرت الاستاد، محترم عرفان منہاس اور راقم الحروف، تنگ چھنگ (Tung Chung) سے براستہ چھنگ ماہرِج (Tsing Ma Bridge) جو کہ ایک عجوبہ ہے، سے سفر کر کے مسجد آتے تھے، چھنگ ماہرِج دنیا کا مہنگا ترین اور عجیب و غریب پُل ہے، اس کی تعمیر ایک برطانوی اور جاپانی کمپنی نے مل کر کی ہے، اس پر تقریباً 90 ارب پاکستانی روپے لاگت آئی ہے، اس کا طول 2160 میٹر ہے، جبکہ چوڑائی 41 میٹر ہے، سطح سمندر سے یہ 206 میٹر کی بلندی پر ہے، جن تاروں نے اسے لٹکایا ہوا ہے ان کی کل لمبائی ایک لاکھ ساٹھ ہزار کلومیٹر بنتی ہے، یہ انجینئرنگ کا حیرت انگیز عجوبہ بھی ہے اور ہانگ کانگ کا شاندار امتیازی نشان بھی، سیاحوں کے دیکھنے کے لیے یہ ایک دلچسپ مقام کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ مسجد پہنچنے کے بعد سنتیں ادا کیں اور 6:20 پر حضرت الاستاد نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد درس قرآن کا آغاز سورہ فاتحہ سے کیا اور بعد ازاں محفل ذکر کا حلقہ لگایا اور مجلس کے آخر میں حاضرین نے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (یہ معمول آخری دن تک جاری رہا۔)

ناشتہ کے بعد حضرت نے آرام فرمایا اور اس کے بعد ہانگ کانگ سائے کُننگ (Sai Kung) کے تفریحی مقام پر کھلی فضا میں حفاظ اور طلباء کے ساتھ خصوصی نشست ہوئی جس میں حضرت نے طلباء کے ساتھ پُر مغز گفتگو کی، ظہر کی نماز کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا اور ہلکی پھلکی چہل قدمی کے بعد سائے کُننگ سے واپسی ہوئی، راستے میں کولون پہاڑی کی چوٹی سے ہانگ کانگ کا دل فریب نظارہ کیا، یہ چوٹی 1975 فٹ بلندی پر ہے اس کا نام (Fei Ngo Shan) ہے، اس کا اردو ترجمہ ہو گا۔ کوہ ہنس۔

اگلا پڑاؤ ہانگ کانگ کی کولون مسجد کے چیف امام کے گھر تھا، تھوڑی دیر حضرت نے یہاں قیام کیا اور اس کے بعد مسجد تشریف لے گئے۔ رات عشاء کے بعد

مرکزی پروگرام اقراء فاؤنڈیشن جھین ون مدرسہ میں تھا، جہاں پر حاضرین و سامعین کی بڑی تعداد موجود تھی، پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، اس کے بعد نعتیہ کلام پیش کیا گیا، چیف امام مفتی محمد ارشد نے حضرت کا تعارف کروایا، مسجد کے خطیب اور امام مولوی محمد الیاس نے حضرت کو خراج تحسین پیش کیا اور اس کے بعد متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب پر جامع خطاب فرمایا، آخر میں دعا ہوئی اور تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

15 فروری: بعد نماز فجر درس قرآن جس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کی گئی

اور اس کے بعد مسحور کن حلقہ ذکر جس میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تسبیح اور اللہ اللہ کی تسبیح پڑھی گئی، اس کے بعد ساتھیوں سے گفتگو کی اور ناشتے کے بعد آرام فرمایا۔ اسی روز مسجد ابراہیم میں بعد نماز ظہر حضرت متکلم اسلام کا خصوصی بیان ہوا، دوران بیان ہانگ کانگ ختم نبوت کے سرپرست مولانا قاری محمد طیب قاسمی کی آمد ہوئی، جبکہ ان کے صاحبزادے مولانا علی طیب پہلے سے ہی موجود تھے۔ بیان کے بعد ساتھیوں سے ملاقاتیں اور علماء کے ساتھ نشست ہوئی۔ شام کو چوہدری افتخار کے یارڈ پر ساتھیوں کے ہمراہ وزٹ کے بعد حضرت کی واپسی تنگ چھنگ اپنی قیام گاہ پر ہوئی۔

16 فروری: کی صبح حسب معمول براستہ چھنگ ماہراج (Tsing Ma Bridge) مسجد ابراہیم میں پہنچے جہاں درس قرآن میں سورہ فاتحہ کی تفسیر اور محفل ذکر کا حلقہ لگا۔ ناشتہ اور آرام کے بعد حافظ محمد علی کی دعوت پر ختم نبوت کم تھین مدرسہ میں گئے جہاں نماز ظہر کے بعد مختصر مگر پر اثر بیان ہوا۔

بعد ازاں بھائی صفدر کی دعوت پر ان کے یارڈ پر گئے جہاں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد واپس یاد ماتی کی مسجد ابراہیم پہنچے جہاں عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد جزیرہ ہانگ کانگ کی چھائے وان مسجد روانہ ہو گئے، جہاں حضرت متکلم اسلام نے نماز

مغرب پڑھائی اور دعا کے بعد منسلک قبرستان چلے گئے، ہانگ کانگ میں مسلمانوں کے لیے دو قبرستان ہیں، ایک چھائے وان مسجد کے ساتھ منسلک ہے اور دوسرا بیپی ویلی (Happy Valley) میں، ہانگ کانگ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے جہاں رہائشی پراپرٹی کی قیمتیں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں، وہیں قبرستان میں ایک قبر کی قیمت بیپی ویلی میں تقریباً 22 لاکھ پاکستانی روپے ہے، جس میں تجہیز و تکفین سب شامل ہے، جبکہ چھائے وان قبرستان میں ایک قبر تقریباً 5 لاکھ روپے کی پڑتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک امیروں کا قبرستان ہے اور دوسرا غریبوں کا۔

چینی بدھ مت کو بھی قبر حاصل کرنے کے لیے یا تو پہلے سے بنگلہ کرنی پڑتی ہے یا لاش کو نذر آتش، فینلنگ ڈسٹرکٹ (Fanling) کی پرائیویٹ جگہ پر قبر کے لیے 63 مربع انچ پلاٹ کی قیمت 2 کروڑ 30 لاکھ روپے ہے۔

چھائے وان قبرستان دیکھنے کے بعد ایک مختصر نشست مسجد کے امام طفیل، حافظ شکیل اور دیگر حاضرین سے ہوئی جہاں حضرت کو چائے پیش کی گئی اور اس دوران حضرت متکلم اسلام نے وہاں چند سوالوں کے علمی جواب دیے۔ بعد ازاں حافظ رضوان کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے گئے، جہاں بورڈ آف ٹرسٹی کے ممبر حاجی محمد اسحاق، ان کے صاحبزادے اور دیگر افراد موجود تھے، کھانے کے بعد حضرت متکلم اسلام نے ساتھیوں کے سوالات کے جوابات دیے۔

17 فروری: کو درس قرآن اور محفل ذکر کے بعد ناشتہ اور آرام کیا، اس کے بعد راقم الحروف کے گھر چیونگ کو ان او (Tseung Kwan O) تشریف لے گئے، یہ میرے لیے سعادت کی بات تھی کہ حضرت نے غریب خانہ کو رونق بخشی۔

بعد ازاں ختم نبوت کے سرپرست مولانا قاری محمد طیب کی جانب سے دعوت پر شمس پو مدرسہ تشریف لے گئے جہاں دیگر اساتذہ اور حفاظ کے علاوہ اور

ساتھی انتظار میں تھے، مختصر نشت کے بعد پُر تکلف کھانا کھایا اور بعد ازاں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد تنگ جھنگ تشریف لے گئے جہاں مستورات کے لیے بیان بھائی شاکر کے گھر طے تھا۔ بیان کے بعد مسجد ابراہیم تشریف لے گئے جہاں نماز عصر اور مغرب ادا کی اور اس کے بعد ہانگ کانگ ہفتہ وار تبلیغی مشورہ میں شرکت کے لیے کولون مسجد تشریف لے گئے جہاں حضرت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ نے ساتھیوں سے فکری اور تربیتی گفتگو کی۔ الحمد للہ دعوت و تبلیغ کا کام پورے ہانگ کانگ میں اور ہر کونے میں ہو رہا ہے ہر مہینے میں سہ روزہ کی جماعتوں کے علاوہ، چلے کی جماعتیں بیرون ملک بھی سفر کر رہی ہیں، جن میں، آسٹریلیا، تھائی وان، ملائیشیا، تھائی لینڈ، سنگاپور، انڈونیشیا، جاپان اور چین شامل ہیں یہاں سے فراغت کے بعد حضرت الاستاد تنگ چنگ مدرسہ (Tung Chung) تشریف لے گئے جہاں مختصر بیان اور ملاقات کے بعد بھائی رمضان کے گھر دعوت پر چلے گئے اور اس کے بعد واپس قیام گاہ پہنچے جہاں چند ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں اور آرام فرمایا۔

18 فروری: حضرت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعت کا ہانگ کانگ میں آخری دن تھا، حسب معمول صبح فجر کی نماز اور درس قرآن کیلئے مسجد ابراہیم پہنچے، آج کے درس اور محفل ذکر میں ختم نبوت کے سرپرست مولانا قاری محمد طیب قاسمی بھی موجود تھے، درس اور ناشتہ کے بعد ساتھیوں سے ملاقات اور گفتگو کی اور آرام فرمانے کے بعد عزیزم حافظ زبیر کی دعوت پر چھوٹی ہنگ تشریف لے گئے، جہاں مفتی شعیب اور برادر م سلطان وحید ہمراہ تھے۔ یہاں سے واپسی کے بعد حضرت الاستاد قیام گاہ تشریف لے گئے اور اور گھنٹہ آرام کے بعد ایئر پورٹ تشریف لے گئے۔ جہاں ساتھیوں نے نماز عصر ادا کرنے کے بعد حضرت کو الوداع کیا۔

حیا..... پاکیزہ معاشرے کی اساس!!

کھ..... مفتی محمد مبشر بدر

قدرت نے انسان کو بنا کر یونہی بیکار نہیں چھوڑ دیا بلکہ اسے ایک کامیاب اور پرسکون زندگی جینے کے لیے جس طرح کچھ اصول اور رولز بتا دیئے ہیں جن کے تحت وہ خوشگوار اور پر امن زندگی گزار سکتا ہے اور ان اصولوں کے ساتھ اس کی زندگی کی راحت جوڑ دی ہے جن سے انحراف کر کے وہ کہیں اطمینان نہیں پاسکتا، اسی طرح خدا نے انسانوں کو بے شمار فطری خوبیوں سے نوازا ہے جن میں سے ایک اہم خوبی شرم و حیا ہے، جو اسلامی تہذیب و تمدن کے لیے روح کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی پر پاکیزہ معاشرے کی اساس اور بنیاد ہے۔ جن قوموں اور معاشروں سے شرم و حیا رخصت ہو جاتی ہے وہ پستی اور ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے جاتے ہیں، وہ خود اور ان کی نسلیں تباہی اور بربادی سے دوچار ہو جاتی ہیں۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم و حیا نہ کیا کرو، آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو کیوں کہ حیا ایمان کا جزء ہے۔“

ایک مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے، ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے اور بے حیائی جفا (زیادتی) ہے اور جفا دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔“

شریعت کی اصطلاح میں حیا وہ صفت ہے جس کے ذریعے انسان بے ہودہ، فحش اور ناپسندیدہ کاموں سے رک جاتا ہے۔ شریعت میں حیا کا بہت اہم مقام ہے، اسے اپنانے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ نوجوان اسے اپنا کر معاشرے کو پر امن بنانے میں اہم کردار ادا کریں اور منکرات و فواحش کے قریب جانے سے روکا گیا ہے تاکہ انار کی اور

فساد کی جڑیں مضبوط نہ ہونے پائیں۔

اسی شرم و حیا سے خاندانی اور ازدواجی زندگی پر سکون اور کامیاب رہتی ہے۔ حیا طبعی خواہشات پورا کرنے کے لیے ہر فرد کو اپنے رفیق سفر تک محدود رکھتی ہے اسے ادھر ادھر منہ مارنے سے روکتی ہے، حیا سے خاندانی تعلقات ٹوٹنے سے بچ جاتے ہیں، ازدواجی تعلقات مضبوط رہتے ہیں اور اگر جنسی بے راہ روی عام ہو کر معاشرے اور ماحول میں رائج ہو جائے تو نوجوان گھر بسانے کے متعلق سوچیں گے بھی نہیں۔

جب خواہشات پوری ہو رہی ہیں تو بیوی کی ذمہ داریاں اپنے سر لینے کی کیا ضرورت، اسی جنسی بے راہ روی سے خاندانی نظام کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، معاشرے میں بہت زیادہ بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، زندگیوں میں یاس و ناامیدی در آتی ہے، کوئی کسی کا سہارا بننے کو تیار نہیں ہوتا، بس اپنا مطلب نکال کر سب اپنی راہ چل پڑتے ہیں جس سے مایوس ہو کر بہت سے لوگ خود کشی پر مجبور ہو کر اپنی جانیں تک گنوا دیتے ہیں۔

دوسری طرف عفت و پاکدامنی گھروں کو مضبوط بنادیتی ہے۔ انسان کو معزز اور معتبر بنادیتی ہے۔ وہ افراد جو ہوا و ہوس اور جنسی خواہشات میں مگن ہو جاتے ہیں لوگوں کے نزدیک قابل وثوق نہیں رہتے۔ حدیث مبارک میں ہے: ”حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حیا سراسر خیر ہے۔ گو انسان جس قدر باحیا بنے گا اتنی ہی خیر اس میں بڑھتی جائے گی۔“

حیا کی وجہ سے انسان کے قول و فعل میں حسن و جمال پیدا ہوتا ہے لہذا باحیا انسان مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہوتا ہے اور قرآن مجید میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے آئیں تو ان کی چال و ڈھال میں بڑی شائستگی اور میانہ روی تھی اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اتنا اچھا لگا کہ سورۃ القصص میں اس

کا تذکرہ فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ”اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی۔“

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب باحیا انسان کی رفتار و گفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو اس کا کردار کتنا مقبول اور محبوب ہو یہی وجہ ہے کہ حدیث میں حیا کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد مبارک ہے: حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (مشکوٰۃ) حرام نگاہ صحیح فیصلے کی قوتِ قلب کو سلب کر دیتی ہے۔ اکثر جنسی انحرافات کی ابتدا دیکھنے سے ہوتی ہے۔ یہ اثرات عورت کا مرد اور مرد کا عورت کو دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی لیے قرآن نے اس سے منع کر دیا ہے۔

چنانچہ فرمایا: ”مومنین سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو بچا رکھیں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں کہ یہی زیادہ پاکیزہ بات ہے۔ بے شک اللہ ان کے کاموں سے خوب واقف ہے اور مومنات سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو بچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں مگر جو ظاہر ہو اور اپنے دوپٹے کو اپنے گریبانوں پر رکھیں اور اپنی زینت کو اپنے شوہر، باپ دادا۔۔۔ اور وہ بچے جو عورتوں کی شرمگاہوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتے ان سب کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں پیچ کر نہ چلیں کہ جس زینت کو چھپائے ہوئے ہیں اس کا اظہار ہو جائے۔“ (سورہ نور)

گویا نظر کو حیا میں خاصا دخل ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ لعنت بر سائے دیکھنے والے اور دیکھنے کا موقع دینے والے پر۔ (مشکوٰۃ) ایک اور مقام پر فرمایا: ”غیر محرم کی طرف دیکھنا شیطان کا ایک زہریلا تیرے جو میرے خوف سے اسے ترک کر دے گا میں اسے ایمان میں بدل دوں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں

محسوس کرے گا۔ لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری اور اس کے قہر و غصے کی پھٹکار ہے۔“ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”تم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو ورنہ اللہ تمہاری شکلوں کو تبدیل کر دے گا۔ (ترغیب و ترہیب)

لہذا جو شخص حیا جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ترجمہ: جب شرم و حیا نہ رہے تو پھر جو مرضی کر۔ ایک اور حدیث میں ہے جس میں آقا علیہ السلام نے فرمایا: ”بے شک حیا اور پاکدامنی ایمان کا حصہ ہیں جب زندگی پاکدامن نہ رہی تو ایمان کہاں بچا؟“ ایک مقام پر آقا علیہ السلام نے فرمایا: ”حیا اور ایمان دو جڑوے بھائیوں کی طرح ہیں جب ایک زندگی سے نکل جائے تو دوسرا بھی نکل جائے گا۔“ (ترغیب و ترہیب)

یعنی اگر حیا نہ رہے تو ایمان بھی نہ رہا اور ایمان نہ رہا تو حیا نہ رہی۔ ایک اور مقام پر آقا علیہ السلام نے انتہائی اہم اور خطرے کی بات ارشاد فرمائی: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا کھینچ لیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

ایک نوبل انعام یافتہ مسلم لڑکی سے کسی صحافی نے پوچھا: آپ حجاب کیوں پہنتی ہیں جب کہ آپ باشعور ہیں آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے؟ ”اُس عظیم لڑکی نے جواب بھی لا جواب دیا، ”آغازِ کائنات میں انسان بالکل بے لباس تھا اور جب اُسے شعور آیا تو اس نے لباس پہننا شروع کیا، آج میں جس مقام پر ہوں اور جو پہنتی ہوں وہ انسانی سوچ اور انسانی تہذیب کا اعلیٰ ترین مقام ہے، حجاب تحفظ و اعتماد کا احساس عطا کرتا ہے، یہ قدامت پسندی نہیں، اگر لوگ پرانے قوموں کی طرح پھر سے بے لباس ہو جائیں تو یہ قدامت پسندی ہے،“

اس عورت سے خوبصورت کوئی نہیں اس دنیا میں جو صرف اور صرف اپنے

رب کو خوش کرنے کے لئے پردہ کرتی ہو“ جس طرح اللہ نے شریعت مطہرہ میں حیا کا ایک مقام اور اہم درجہ بیان فرمایا اور اسے اپنانے کا حکم فرمایا اسی طرح بے حیائی، بے شرمی اور فحاشی سے سختی سے منع فرمادیا۔

چنانچہ پاکدامنی کو بہترین عبادت قرار دینے کے بعد اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ ”شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔“ جب کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی سے روکتا ہے۔

چنانچہ فرمایا: ”یقیناً اللہ عدل، نیکی، قراہتداروں کا حق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برے کاموں اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔“ سورہ اعراف میں فرماتا ہے: ”کہہ دیجیے میرے پروردگار نے ہر قسم کی اعلانیہ اور پوشیدہ بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔“ فحش کی تعریف کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”ہر بری شے کو فحش کہتے ہیں چاہے اس کا تعلق فعل سے ہو یا قول سے“

(مفردات راغب، ص ۳۷۴)

ان تمام ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم موجودہ حالات کا جائزہ لیں کہ کس طرح ہمارے حیا و عفت والے معاشرے کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یورپ کے ننگے اور شرم و حیا سے عاری معاشرے میں ڈھالنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں، دن رات فلموں، ڈراموں، اخباروں، حیا سوز لٹریچروں، مغربی مخلوط تہواروں اور مخلوط طرزِ تعلیم کے ذریعے ہماری نوجوان نسلوں کو مادر پدر آزاد معاشرے کی طرح آوارگی کا درس دیا جا رہا ہے۔

اگر یہ سب کچھ ایسے چلتا رہا اور اس پر شرفاء اور نیک لوگ خاموش تماشائی بن کر بیٹھے رہے تو ایک دن ہم سب ننگِ دین و ننگِ ملت بن کر شرم و حیا سے عاری ہو جائیں گے اور اپنا وقار و تہذیب سے محروم ہو جائیں گے اور جو لوگ مسلمانوں میں بے

حیائی اور فحاشی کا کلچر متعارف کرانا چاہتے اور مسلم معاشرے میں اسے رائج کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے بارے سورہ نور کی اس آیت میں وعید ملاحظہ فرما سکتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

یعنی وہ تمام ذرائع اور وسائل جس سے فحاشی و عریانی اور بے حیائی کی اشاعت، بے راہروی اور اخلاق باختگی کے دروازے کھلیں ممنوع، حرام ہیں۔ یہ سوچنے اور خاموش بیٹھے رہنے کا وقت نہیں، ہمیں حیا، پاکدامنی اور عفت کے لیے اہم کردار ادا کرنا ہوگا، اس کا سب سے پہلا اور موثر مرحلہ یہ ہے کہ ہم خود اپنی ذات سے شروع کرنا ہوگا اور خود کو حیا و پاکدامنی کے زیورِ حسن سے آراستہ کرنا ہوگا، تبھی ایک پاکیزہ اور پر امن معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے۔

چھوٹے کے دانے بالکل ختم

ہمارا وعدہ ہے



سفید، زرد، پیپ والے، خون آلود، باریک، سخت، ڈھیلے نما پھوڑے نما
ہر طرح کے دانے ختم کرنے کا گارنٹی شدہ علاج

دانے پیدا کرنے والا مرض بھی ختم

چہرے کے دانے مستقل ختم

جلد نرم و ملائم

ہر میسر ہو پیتھک

کلیک

یوسف



0321-6027502

بلاک نمبر 22 نزد چاندنی چوک سرگودھا

اسلامی تہذیب کی بنیادیں

کھ..... مفتی محمد نجیب قاسمی

فصاحت و بلاغت کے پیکر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا ہے۔ (صحیح بخاری) جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ چھوٹی سی عبارت میں بڑے وسیع معانی کو بیان کرنے کی قدرت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک اہم ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ جس وقت آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ سے پڑھنے کے لئے کہا گیا تو آپ ﷺ نے مَا اَنَا بِقَارِئٍ کہہ کر معذرت چاہی، لیکن اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسی خاص الخاص تربیت ہوئی کہ آپ ﷺ کے قول و عمل کو رہتی دنیا تک اسوہ بنادیا گیا۔ آپ ﷺ کے اقوال زریں سے مستفید ہونے والے حضرات بڑے بڑے ادیب و فصیح و بلیغ بن کر دنیا میں چمکے۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلے بعض جملے رہتی دنیا تک عربی زبان کے محاورے بن گئے۔ آپ ﷺ کے وعظ و نصیحت، خطبے، دعا اور رسائل سے عربی زبان کو الفاظ کے نئے ذخیرہ کے ساتھ ایک منفرد اسلوب بھی ملا۔

یہ ایک معجزہ ہی تو ہے کہ مَا اَنَا بِقَارِئٍ کہنے والا شخص کچھ ہی عرصہ بعد ایک موقع پر ارشاد فرماتا ہے: میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں قبیلہ قریش سے ہوں اور میری رضاعت قبیلہ بنی سعد میں ہوئی۔ یہ دونوں قبیلے اس وقت اپنی زبان و ادب میں خصوصی مقام رکھتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے فرمایا: میں سرزمین عرب بہت گھوم چکا ہوں، بڑے بڑے فصحاء کے کلام کو سنا ہوں، لیکن آپ سے زیادہ فصیح کسی شخص کو نہیں پایا۔ آپ کو کس نے ادب سکھایا؟ حضور اکرم ﷺ نے جواب میں

ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور بہترین ادب سے نوازا۔

مذکورہ حدیث کی سند پر علماء نے کچھ کلام کیا ہے مگر اس میں وارد معنی و مفہوم کو سب نے تسلیم کیا ہے۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے فصاحت و بلاغت کا ایسا معیار آپ ﷺ کو عطا کیا گیا جس کی نظیر قیامت تک ملنا ناممکن ہے اور آپ کے اقوال زریں انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آپ ﷺ کے خطبے خاص کر حجۃ الوداع کے موقع پر دیا گیا آپ کا آخری اہم خطبہ نہ صرف جوامع الکلم میں سے ہے بلکہ حقوق انسانی کا بنیادی منشور بھی ہے۔ اس خطبہ مبارکہ میں آپ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل مختصر و جامع الفاظ میں انسانیت کے لئے ایسے اصول پیش کئے جن پر عمل کر کے آج بھی پوری دنیا میں امن و امان قائم کیا جاسکتا ہے۔

جہاں حضور اکرم ﷺ کے اقوال زریں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، وہیں شریعت اسلامیہ میں ان اقوال زریں کو یاد کر کے محفوظ کرنے کی بھی خاص فضیلت وارد ہوئی ہے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری امت کے فائدہ کے واسطے دین کے کام کی چالیس احادیث یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

یہ حدیث حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابودرداء، حضرت ابوسعید، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے اور حدیث کی مختلف کتابوں میں وارد ہے۔ بعض علماء نے حدیث کی سند میں کچھ کلام کیا ہے مگر حدیث میں مذکورہ ثواب کے حصول کے لئے

سینکڑوں علماء کرام نے اپنے اپنے طرز پر چالیس احادیث جمع کی ہیں۔ صحیح مسلم کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے امام نوویؒ کی چالیس احادیث پر مشتمل کتاب ”الاربعین النوویہ“ پوری دنیا میں کافی مقبول ہوئی ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں وارد حضور اکرم ﷺ کے چالیس فرمان پیش خدمت ہیں جن میں علم و معرفت کے خزانے سمودئے گئے ہیں اور یہ اعلیٰ اخلاق اور تہذیب و تمدن کے زریں اصول ہیں۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ان احادیث کو یاد کر کے ان پر عمل کریں اور دوسروں کو پہنچائیں تاکہ غیر مسلم حضرات بھی آپ ﷺ کی صحیح تعلیمات سے واقف ہو کر اسلام سے متعلق اپنے شک و شبہات دور کر سکیں۔

1: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

2: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو بے گناہ قتل کرنا اور جھوٹی شہادت دینا ہے۔
(صحیح بخاری)

3: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سات بڑے گناہ کونسے ہیں (جو انسانوں کو ہلاک کرنے والے ہیں)؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کے مال کو ہڑپنا، میدان (جنگ) سے بھاگنا، پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

4: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

5: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔

(صحیح بخاری)

6: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ عمل زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

7: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو گا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

8: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔

(صحیح مسلم)

9: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔

(صحیح مسلم)

10: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر 10 مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(صحیح مسلم)

11: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ایک بل سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

12: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان شخص وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم)

13: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔
سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازہ کے ساتھ جانا۔ اس کی دعوت قبول
کرنا۔ چھینک کا جواب بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ کہہ کر دینا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

14: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو
لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

15: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی
صورت میں ہوگا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

16: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

17: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا راہ
گزر رہتا ہے۔

(صحیح بخاری)

18: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشتہ توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

19: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص (روزہ رکھ کر بھی)

جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں
کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

20: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی

کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کر دے۔

(صحیح مسلم)

21: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

22: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو اچھے اخلاق والا ہو۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

23: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی، اور جو بندہ درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم)

24: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں پر خرچہ کرتا ہے تو وہ بھی صدقہ ہے یعنی اس پر بھی اجر ملے گا۔

(بخاری و مسلم)

25: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوان کی جماعت! تم میں سے جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے نفسانی خواہشات میں کمی کا باعث ہو گا۔

(صحیح بخاری)

26: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح (عموماً) چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے خاندان کے شرف کی وجہ سے،

اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تم دیندار عورت سے نکاح کرو، اگرچہ گرد آلود ہوں تمہارے ہاتھ، یعنی شادی کے لئے عورت میں دینداری کو ضرور دیکھنا چاہئے، خواہ تمہیں یہ بات اچھی نہ لگے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

27: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے، حرام واضح ہے۔ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچا لیا اس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑے گا وہ حرام چیزوں میں پڑ جائے گا اس چرواہے کی طرح جو دوسرے کی چراگاہ کے قریب بکریاں چراتا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ اس کا جانور دوسرے کی چراگاہ سے کچھ چر لے۔ اچھی طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، یاد رکھو کہ اللہ کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ سنورتا ہے تو سارا جسم سنورتا ہے اور جب وہ بگڑتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، سن لو کہ یہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔ (صحیح بخاری)

28: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تمہارے لئے غریبی کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے خوف ہے کہ پہلی قوموں کی طرح کہیں تمہارے لئے دنیا یعنی مال و دولت کھول دی جائے اور تم اس کے پیچھے پڑ جاؤ، پھر وہ مال و دولت پہلے لوگوں کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

29: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے۔ (صحیح مسلم)

30: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امانتوں میں خیانت ہونے لگے تو بس قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری)

31: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حرام کھانے، پینے اور حرام پہننے والوں کی دعائیں کہاں سے قبول ہوں۔ (صحیح مسلم)

32: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین اور یتیم عورت کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

33: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنے کمزوروں کے طفیل سے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری)

34: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو فروخت کرتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت (قرض وغیرہ کا) فیاضی اور وسعت سے کام لیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

35: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو، لیکن فضول خرچی اور تکبر کے بغیر (یعنی فضول خرچی اور تکبر کے بغیر خوب اچھا کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو) (صحیح بخاری)

36: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک دو ہی آدمیوں پر ہو سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ حق میں لٹانے کی پوری طرح توفیق ملی ہوئی ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

37: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمنین کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں بدن کی طرح ہے۔ بدن میں سے جب کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن نیند نہ آنے اور بخار آنے میں شریک ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم)

38: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، پیچھے پیچھے برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان

39: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں۔ مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔ (صحیح بخاری)

40: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی فرض کی ہے، لہذا جب تم (کسی کو قصاصاً) قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو۔ اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے جانور کو آرام دینا چاہئے۔ (صحیح مسلم)

خاتم النبیین وسید المرسلین وخیر البریہ حضور اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں ہم ان شاء اللہ بڑے بڑے گناہ خاص کر شرک، والدین کی نافرمانی، قتل نفس، جھوٹ، چغل خوری، جادو، سود، ظلم و زیادتی، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، قطع رحمی، پڑوسیوں کو ایذا رسانی، حرام اور مشتبہ چیزوں کا استعمال، فضول خرچی، تکبر، حسد اور بغض جیسی مہلک برائیوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں گے جو ہمارے معاشرہ میں ناسور بن گئی ہیں۔

اور اپنے نبی کی تعلیمات کے مطابق صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نیک اعمال کریں گے اور اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنا کر استقامت کے ساتھ دنیاوی فانی زندگی میں ہی اخروی دائمی زندگی کی تیاری کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں فصاحت و بلاغت کے پیکر اور بے مثال ادیب عرب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جوامع الکلم (اقوال زریں) کو سمجھ کر پڑھنے والا، ان کے مطابق عمل کرنے والا اور ان قیمتی پیغامات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنائے، آمین، ثم آمین۔

رحمان خدا کا رحیم نبی

بھ..... طارق نعمان گڑگی

آپ ﷺ نے عفو و درگزر اور حلم و بردباری کا جو نمونہ پیش کیا ہے اس کے بارے میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ذات ایک ابر رحمت تھا جو پیہم موسلا دھار بارش کی طرح برستارہا اور افادہ رحمت میں دوست و دشمن سب برابر کے شریک رہے، دشمنان اسلام جنہوں نے ہر قسم کی اذیت اور تکلیف دی حتیٰ کہ جان کے بھی دشمن بن گئے ان کے ساتھ بھی آپ ﷺ حسن سلوک، سراپا لطف و رحمت اور عفو و درگزر کے پیکر بنے، چنانچہ آپ نے زہر کھلا کر کر مار ڈالنے والی یہودیہ عورت کو بھی معاف کر دیا، روایت میں ہے کہ خیبر کی ایک یہودیہ زینت بنت حارث نے بھنی ہوئی زہر آلود بکری آپ کی خدمت میں پیش کی آپ اور اصحاب کرام اس سے تناول فرمانے لگے اتنے میں آپ نے سب کو ہاتھ روکنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ گوشت زہر آلود ہے آپ نے اس عورت سے دریافت کیا اس نے اس جرم کا اقرار کر لیا پھر بھی آپ نے اس کو معاف کر دیا حالانکہ اس زہر کے اثر سے بعض صحابہ شہید بھی ہو گئے اور آپ کی طبیعت بھی ناساز رہنے لگی۔

سرور کونین ﷺ کے رحم و کرم کا حال یہ تھا کہ آپ کسی سے ذاتی معاملہ میں انتقام نہیں لیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ذات مبارک کی بابت کسی سے کبھی بھی انتقام نہیں لیا۔ (بخاری کتاب الآداب) بلکہ آپ نبی رحمت ﷺ لوگوں کو رحم کی ترغیب و تحریض ان الفاظ میں فرماتے رہے: **الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء** (ابوداؤد)

رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔

قریش مکہ نے وہ کونسا ظلم اور کون سی اذیت تھی جو آپ ﷺ کو نہ دی ہو، مکی زندگی میں شعب ابی طالب کی المناک محصوری، سجدہ کی حالت میں اوجھ ڈالنا، جسم اطہر پر غلاظت پھینکنا، پتھروں کی بارش، راستہ میں کانٹوں کا بچھانا غرض کوئی ایسی اذیت نہیں جو ظالموں نے آپ کو پریشانی میں مبتلا کرنے کے لئے ایجاد نہ کی ہو، آپ کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا اور ہجرت کے بعد بھی ایک لمحہ کے لئے بھی سکون و راحت کی سانس نہ لینے دیا گیا ان سب کے باوجود رحمتہ للعالمین کی رافت و رحمت تو دیکھئے کہ جب فتح مکہ کے دن حرم میں داخل ہوتے ہیں تو وہ لوگ جن کے دن و رات حضور ﷺ اور آپ کے رفقا کے قتل کی سازشوں میں گزرے آپ کے سامنے بے کسی کی تصویر بن کر کھڑے تھے اور زبان حال سے کہہ رہے تھے آپ جیسے محسن کے لئے انتقام لینا روا نہیں، ہمارے ساتھ وہی سلوک کیجئے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا آپ تو سراپا رحمت ہیں آپ نے اپنی زبان مبارک سے معافی کا عام اعلان کر دیا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و هو ارحم الراحمین آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالیٰ تمہارا قصور معاف فرمائے وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اذہبوا انتم الطلقاء (حیاء الصحابہ)

جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔ ان معافی پانے والوں میں سے ابوسفیان کی بیوی ہندہ بھی ہے جس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ کا کلیجہ سینہ سے نکال کر چبایا، ان کی ناک کاٹ کر ہار بنایا، اس وحشی کو بھی معافی ملی جس نے امیر حمزہ کو شہید کر کے ان کی نعش کی بے حرمتی کی۔ قربان جائیے نبی رحمت ﷺ پر کہ انہوں نے ایسے

ایسے دشمنان اسلام کو بھی معاف کر دیا جس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے مکہ فتح نہیں کیا بلکہ اپنے اخلاق و کردار اور عفو و رحم سے اہل مکہ کے قلوب کو جیت لیا۔

اور ان لوگوں کے ساتھ مزید احسان یہ کیا کہ آپ نے قتل و غارت گری سے صرف پرہیز ہی نہیں کیا بلکہ ان کی جان و مال کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لی۔ اسی طرح آپ کی رحمت اتنی عام کہ جس نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی جب وہ آپ کی گرفت میں آیا تو آپ نے ایسے شقی و بد بخت کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بجائے معافی کا پروانہ دیا۔

بخاری شریف کی حدیث ہے جناب نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرماتے اور تلوار درخت کی شاخ میں لٹکادی، عورث بن الحراث آیا تلوار نکال کر نبی ﷺ کو گستاخانہ انداز میں بیدار کیا اور بولا اب تم کو کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ وہ چکر کھا کر گر پڑا آپ نے تلوار اٹھا کر فرمایا اب تجھے کون بچائے گا؟ وہ حیران رہ گیا فرمایا جاؤ میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔ اللہ اللہ کس قدر رحم و عفو ہے کہ جو آپ کا جانی دشمن ہے اس کو بھی بلا معاوضہ و سزا معاف فرمادیا۔

اسی قسم کا ایک واقعہ روایت میں یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی لخت جگر حضرت زینب مکہ سے مدینہ ہودج میں سوار ہو کر جا رہی تھیں ہبار نے ان کو نیزہ مارا وہ ہودج سے گر گئیں حمل بھی ساقط ہو گیا اور بالآخر یہی ان کی موت کا سبب بنا، اس کے باوجود ہبار نے عفو کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے معاف فرمادیا۔ یہ رحمت مجسم حضرت محمد ﷺ کے حلم، رافت و رحمت، عفو و درگزر کا اچھوتا نمونہ ہے۔ طائف کے سفر میں بچوں اور اوباشوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا گیا راستہ پر کانٹے بچھائے گئے، جسم اطہر پر پتھر برسائے گئے اور آپ کو لہو لہان کیا گیا، غیرت حق جوش میں آئی اہل

طائف کو ان کی گستاخی پر پہاڑوں کی چکی میں ریزہ ریزہ کر دینا چاہتی تھی لیکن نبی رحمت اپنی تمام تکالیف و مصائب کو بھول کر اہل طائف کو ہلاکت سے بچا لیتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں۔ بل ارجو ان يخرج الله عز وجل من اصلاہم من يعبد الله عز وجل لا يشرك به شيئاً (صحیح البخاری) (میں ان کی ہلاکت نہیں چاہتا) بلکہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا فرمائے جو ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں۔

جنگ احد میں کفار و مشرکین نے دانت توڑا، سر پھوڑا، آپ ایک غار میں گر پڑے صحابہ نے عرض کیا آپ ان پر بددعا فرمائیے آپ ﷺ نے جواب فرمایا میں دنیا کے لئے لعنت کرنے والا نہیں بلکہ مجھے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والا اور رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ انی لم ابعث لعانا ولكن بعثت داعيا ورحم (صحیح مسلم)

اتنے ہی پر آپ نے بس نہیں فرمایا بلکہ مزید ان کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ مجھے نہیں پہچانتی۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

امام الانبیا فخر موجودات حضرت محمد ﷺ نے منافقوں کے ساتھ بھی رافت و رحمت اور احسان کا معاملہ فرمایا چنانچہ روایت میں ہے کہ جب منافقوں کا سرغنہ عبد اللہ ابن ابی بن سلول کا انتقال ہوا جس نے آپ ﷺ کو اذیت دینے اور رسوا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس کے بیٹے نے آنحضرت ﷺ سے تجہیز و تکفین کے لئے قمیص مانگی آپ نے اپنی قمیص دے دی۔ آپ نے ایسے افراد کے ساتھ حسن سلوک، بے انتہار رحم و کرم اور عفو و درگزر کا معاملہ فرمایا جو آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے قتل کے درپے تھے، حدیبیہ کے میدان میں جب حضور اقدس ﷺ

مسلمانوں کے ساتھ نماز صبح ادا فرما رہے تھے ستر آدمی چپکے سے کوہِ تینم سے اترے تاکہ مسلمانوں کو بحالت نماز قتل کر دیں یہ سب لوگ گرفتار کر لئے گئے نبی رحمت نے ان تمام لوگوں کو بلا فدیہ آزاد فرما دیا۔ مذکورہ بالا واقعات اور آپ ﷺ کے اخلاق و کردار سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام دہشت گرد مذہب نہیں ہے بلکہ یہ امن و آشتی، اخوت و بھائی چارگی، رحمت و شفقت اور ہمدردی و غمگساری کا پیغامبر ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی دنیا میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پورے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے، آپ ﷺ فقیروں، کمزوروں سے بے حد محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے ان پر آپ کی محبت و شفقت کا عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ نے دعا مانگی اے اللہ قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت کے ساتھ مجھے اٹھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اے اللہ مجھے مسکینوں کی حالت میں زندہ رکھ اور اسی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن اسی کی جماعت کے ساتھ اٹھا۔

اس حدیث سے مسکینوں کی عظمت و اہمیت واضح ہوتی ہے۔ آپ غریبوں کے خیر خواہ، یتیموں اور یتیموں کے ساتھ ہمدردی آپ ﷺ کا طرہ امتیاز تھا، آپ ﷺ نے فقرا و مساکین کی عظمت اور شان و شوکت کو ایسا احسان کیا کہ قلیل عرصہ میں سوسائٹی کے نظام میں حیرت انگیز انقلاب آگیا۔ آپ نے مسکینوں کو جنت کی بشارت دی، چنانچہ روایت میں ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور فقرائے کے ساتھ بیٹھ گئے اور ان کو جنت کی بشارت سنائی۔ نبی رحمت ﷺ نے کبھی کسی فقیر کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھا اور نہ ہی اس کی تحقیر و تذلیل کو گوارا فرمایا۔

”فیملی پلاننگ“

کھ..... محمد شارب

یہ کیسا انصاف ہے کہ ایک طرف صنفی توازن کے بگڑنے کے حوالہ سے تشویش ظاہر کی جا رہی ہے۔ تو دوسری طرف آبادی میں اضافہ کے خوف سے ’فیملی پلاننگ‘ کا ڈھونڈھو رہا بھی خوب پیٹا جا رہا ہے۔ اور اس ’پلاننگ‘ میں سب سے زیادہ نشانہ صنف نازک ہی بن رہی ہیں۔ پورے عالم میں عورتوں کے حقوق اور مساوات کی علمبردار قومیں، جماعتیں اور ممالک ان کے حقوق اور تحفظ کی باتیں کر رہے ہیں، لیکن اس نام نہاد ترقی یافتہ دنیا میں انہیں جینے کے فطری حق سے ہی محروم کر دیا جا رہا ہے۔ خصوصاً پڑھے لکھے طبقہ میں یہ رجحان زیادہ ہے۔

زمانہ قدیم میں توشادی اور کفالت کے خوف سے لڑکیوں کو پیدائش کے بعد زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، لڑکیوں کی پیدائش کے وقت ہی مارے شرم کے وہ چھپتے پھرتے تھے اور بالآخر انتہائی بربریت کا مظاہرہ کر کے انہیں درگور کرنے میں ذرا بھی رحم نہ آتا تھا۔ لیکن تعلیم یافتہ کہلائے جانے والے دور میں پیدا ہونے کے بعد نہیں، بلکہ پیدائش سے پہلے ہی غیر مطلوبہ کہہ کر اسے ضائع کر دیا جاتا ہے اور صورت حال اس قدر تشویش ناک ہو گئی ہے کہ ایک سروے کے مطابق ملک میں ہر سال 25 لاکھ لڑکیاں، رحم مادر میں ہی قتل کر دی جاتی ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے غلط بنیادوں پر اصلاح کی عمارت کھڑی کی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو یہ نعرہ بھی لگایا جاتا ہے کہ بڑھتی آبادی کو روکنے کیلئے ہر ممکن اقدام کئے جائیں۔ ”ہم دو، ہمارے دو“ کا نعرہ لگا کر جنس کی شناخت کرنے والی مشینوں تک رسائی اور بازاروں میں اسقاط حمل کی دوائیوں کی بآسانی دستیابی نیز دیگر طریقہ کار کی

زوردار تشہیر ہو رہی ہے، فیملی پلاننگ کا پاٹھ پڑھایا جا رہا ہے۔ اور عام طور پر اس بہانے سے زیادہ تر صنف نازک کو ہی نشانہ بنایا جاتا ہے۔ دوسری طرف یہ شکوہ کرنا کہ جنسی عدم مساوات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، عقل و نظر کے تقاضا کے خلاف ہے۔ ان تمام چیزوں کی موجودگی میں جنسی عدم مساوات کا رونا رونا اور عورتوں کے حقوق کی بات کرنا سراسرنا انصافی اور دھوکہ ہے۔ انسان کا سب سے بڑا حق تو یہ ہے کہ اسے زندہ رہنے کا موقع دیا جائے لیکن یہاں تو مساوات کی بات کرنے والوں نے اندر ہی اندر اس صنف کو دنیا میں آنے کے حق سے محروم کرنے کے لئے سارے ساز و سامان تیار رکھے ہیں اور یہی کہلاتے ہیں عورتوں کے حقوق کی بات کرنے والے۔

معاشی ناہمواری کی افواہ اور فیملی پلاننگ کی خوب خوب تشہیر کے ذریعہ عام ذہنوں کو بہت سطحی بنادیا گیا ہے۔ اس کے پیچھے بڑھتی آبادی کے درپیش مسائل کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ بڑھتی آبادی سے ملک کا نظام، متاثر ہو گا اور ذرائع کے محدود ہونے کے ساتھ مسائل بھی بڑھیں گے۔ اس سلسلہ میں واضح نظریہ مذہب اسلام نے پیش کیا ہے۔ خصوصاً مسلمان، جو ان کے دام فریب میں پھنس چکے ہیں انہیں اسلام کے اس نظریہ کو دیکھنا چاہئے۔ مذہب اسلام نے اس وہمی طلسم کو توڑتے ہوئے اولایہ تصور بٹھایا کہ رزق کا ذمہ انسان کے پاس نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور جو دنیا میں آتا ہے، اسے بھی اس کا حصہ دے کر بھیجا جاتا ہے۔ پھر لڑکیوں کے قتل کو بڑا گناہ اور سنگین جرم قرار دے کر کپکپا دینے والی وعید سنائی، ان کے قتل کو سفاهت اور نادانی سے تعبیر کرتے ہوئے بتلایا کہ یہ خیال باطل ہے کہ ان کی وجہ سے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ انسان کے ذہن کو جھنجھوڑنے کے لئے قیامت کی عدالت کا منظر کھینچا اور پھر فرمایا ”زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس وہ جرم کی وجہ سے قتل کی گئی تھیں“

کسی جرم سے باز رہنے کے لئے احساسِ جوابدہی کا پیدا ہونا ضروری ہے اور جرائم پر گرفت کا احساس ہی انسان کو کسی جرم سے روک سکتا ہے ورنہ کوئی طاقت اور کوئی قانون مجرمانہ ذہن کے لئے موثر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مذہب اسلام نے پہلے اسے سنگین جرم قرار دے کر کے آخرت میں جوابدہی کا تصور بٹھایا۔ پھر اس نے صنفِ نازک کی عزت افزائی کی، اس کی عظمت سے روشناس کرایا تاکہ انسان کے دل میں اس صنف کی عظمت بیٹھے جو اس گناہ سے روکنے میں بے حد معاون ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ جنس اگر ماں ہے تو قدموں کے نیچے جنت، بیوی ہے تو فرحت، بہن ہے تو عزت اور بیٹی ہے تو باعثِ جنت۔ ان کو ایک قیمتی سرمایہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ”لڑکیوں سے نفرت مت کرو اس لئے کہ یہ غمخواری کرنے والی ہیں اور بڑی قیمتی ہیں“

(مسند احمد بشرح الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۴۹)

ہادی عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ”لڑکیوں کو برانہ سمجھو اس لئے کہ میں لڑکیوں کا باپ ہوں“۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ رحم کرنے اور ان کی اچھی تربیت کرنے کی طرف ان الفاظ میں ترغیب دی ”جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی اور ادب سکھلایا تو وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح رہے گا جس طرح ایک انگلی دوسری انگلی سے ملی ہوتی ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے دکھلایا (ابوداؤد شریف) نیز لڑکیوں کی حسن تربیت پر یہ مژدہ سنایا کہ یہ لڑکیاں اس کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی (مسلم شریف کتاب البر والصلة)

سراقہ بن مالک سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کیا تم کو نہ بتاؤں کہ سب سے بڑا صدقہ کیا ہے، انہوں عرض کیا ضرور بتائیے فرمایا ”اس لڑکی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو جو تمہارے حوالہ کی گئیں“۔ ان ہی ترغیبات نے ایسا انقلاب برپا کیا کہ وہ لوگ، جو کل تک لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے، جن کے یہاں یہ ایک بوجھ اور مکروہ

صنف سمجھی جاتی تھیں اب ”حضرت حمزہؓ کی یتیم بچی کی پرورش کرنے کے لئے آپس میں جھگڑنے لگے۔“

اسلام نے باپ کی نگاہ میں ہی صرف انہیں محبوب ہی نہیں بنایا بلکہ سماج میں بھی ایک عزت اور مقام عطا کیا ہے، وراثت میں ان کا حصہ متعین کیا، ان کے تحفظ کے لئے پردہ کو لازم قرار دیا، لباس کی حد متعین کی، غیر مرد کے سامنے بے حجاب رہنے اور آنے کو ان کے لئے مضر قرار دے کر اپنی عصمت کی حفاظت کو ہی ان کے لئے کمال قرار دیا۔ مرد کو توام بنا کر ان کے سر سے کمائی کا بوجھ اتارا، ان پر خرچ کرنے کو صدقہ کے برابر نیکی قرار دیا۔ اس نے ان اچھی تربیت کی طرف توجہ دلائی کیونکہ اس مقدس جنس کی گود میں صرف ایک انسانی جسم کی ہی پرورش نہیں ہوتی بلکہ ایک سماج، ایک معاشرہ، ایک تہذیب کی نشوونما اور اخلاق و کردار کی بھی پرورش ہوتی ہے، اس مقدس ہستی کے ساتھ تقدیس کا رشتہ ہر ایک انسان سے جڑا ہوتا ہے، وہ، صالح معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے کیونکہ سماج خاندان سے بنتا ہے اور خاندان فرد سے۔ اور فرد کی اچھی تربیت جو ماں کی گود میں ہی ممکن ہے، اچھے سماج کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

اب اگر ہم اس سلسلہ میں سنجیدہ ہیں، واقعی عورتوں کے حقوق کے تئیں فکر مند ہیں اور بیٹی بچانا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ تعصب کے تمام تر عینک کو اتار کر مذہب اسلام کے نظریات کو تسلیم کرنا ہو گا اور اس مفروضہ کو ختم کرنا ہو گا کہ آبادی کے اضافہ کی وجہ سے معیشت کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ فطرت سے بغاوت ہے اور اس بغاوت کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ لہذا تصور کا ذہن نشیں ہونا ضروری ہے کہ رزق کا ذمہ خدا نے لے رکھا ہے جو ہمیں بھی رزق دیتا ہے اور ہر دنیا میں آنے والے کو اس کے حصہ کا رزق دے کر بھیجتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ کی پیدائش

کے ساتھ ہی عمومی طور پر والدین کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ آبادی میں جیسے جیسے اضافہ ہو رہا ہے، وسائل بھی وسیع ہوتے جا رہے ہیں۔ آج کے دور میں پٹرولیم وغیرہ کے قدرتی معاشی نظام کی دریافت اور کھیتوں میں پہلے کے مقابلہ میں زیادہ پیداوار اس کی واضح مثالیں ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس مقدس صنف کی عظمت دل میں ہو اور ساتھ ساتھ تصور آخرت اور احساس جوابدہی بھی کہ ہمیں اس قتل کا جواب دینا ہو گا۔ خواہ یہ قتل کسی صورت سے بھی ہو۔ پیدائش سے پہلے یا مانع حمل اور اسقاط حمل کی کوئی اور صورت اختیار کی جائے، قتل اولاد میں یہ ساری صورتیں داخل ہیں۔ اگر واقعی اس چیلنج سے نمٹنے میں کوئی سنجیدہ ہے تو اسے وہی دنیا سے باہر نکلنا ہو گا، خدا کی تقدیر پر راضی رہنا ہو گا اور ”فطرت سے بغاوت“ کا مزاج ختم کرنا ہو گا ورنہ فیملی پلاننگ کے ساتھ ساتھ صنفی عدم توازن کے چیلنج سے نمٹا نہیں جا سکتا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

- ◎ حکیم العصر شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی انتقال فرما گئے ہیں۔
- ◎ فخر اہل السنۃ مولانا محمد نافع فاضل دیوبند انتقال فرما گئے۔
- ◎ مولانا مشتاق احمد چنیوٹی رہنما انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ وفات پا گئے ہیں۔
- ◎ مولانا نور محمد تونسوی آف ترندہ محمد پناہ وفات پا گئے۔
- ◎ مولانا قاضی شفیق الرحمان آف پنڈی کے والد وفات پا گئے۔
- ◎ مفتی محمد انور مرحوم (سابق مہتمم دارالعلوم کبیر والا) کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں۔
- ◎ مفتی محمد عمران ڈیروی کے دو بھتیجے آگ میں جھلس کر زندگی کی باز ہار گئے۔
- ◎ قاری افتخار احمد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کو شہید کر دیا گیا۔
- ◎ ڈاکٹر الیاس حیدر وڑائچ کی دادی صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔
- ◎ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

تر بیت کا اثر!

کھ..... مفتی محمد معاویہ اسماعیل

پاپا میں بھی ساتھ آؤں آپ کے؟ میں نے ایک ضروری کام سے جانے کیلئے جیسے ہی بانیگ اسٹارٹ کی تو میرا چار سالہ بیٹا حنظلہ دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور ساتھ جانے پر اصرار کرنے لگا، نہیں بیٹا میں ضروری کام سے جا رہا ہوں آپ کو پھر لے جاؤں گا؟ پاپا کیا آپ اکیلے جا رہے ہیں؟ اس نے پھر سوال داغ دیا، جی بیٹا میں اکیلا ہی جا رہا ہوں، تو پھر تو آپ مجھے ضرور لے جائیں، وہ کیوں بھی؟ میں پوچھا، کیوں کہ ہمارے استاد کہتے ہیں کہ جہاں بھی جاؤ اکیلے نہ جاؤ، آپ بھی اکیلے نہ جائیں میں آپ کے ساتھ آتا ہوں میں اس کی یہ بات سن کر مسکرا دیا پر بیٹا مجھے واپسی پر دیر ہو جائے گی آپ کو پھر راستے میں بھوک لگے گی تو؟ نہیں پاپا جی آپ مجھے ساتھ لے جائیں، میں آپ کو بالکل نہیں کہوں گا کہ مجھے بھوک لگی ہے، اچھا جاؤ کوٹ پہن کر آؤ سردی ہے، امی امی جی میرا کوٹ تولے آئیں اس نے وہیں سے پکارنا شروع کر دیا اس کو خدشہ تھا کہ اس کو کوٹ پہنے کیلئے بھیج کر کہیں میں چلا نہ جاؤں بہر حال مجھے مجبوراً اس کو ساتھ لے جانا پڑا، مجھے دو چار کام تھے صبح کا نکلنا دوپہر ہو گئی بیٹا آپ کیا کھاؤ گے، حنظلہ کی بھوک کا سوچ کر میں نے ہی اس سے پوچھا حالانکہ اس نے ابھی تک کچھ بھی کھانے کو نہ کہا تھا پاپا جی! وہ میرے استاد جی نے ایک مرتبہ ہمیں کہا تھا کہ بازار کی کوئی بھی چیز نہیں کھانی چاہیے، گھر کی بنی ہوئی چیزیں کھانی چاہیے وہ دراصل پاپا جی یہ جو لوگ بازار میں چیزیں بیچتے ہیں نا ان کو صفائی کا بالکل بھی لحاظ نہیں ہوتا، گندے ہاتھوں سے چیزیں بناتے ہیں، پھر ان چیزوں کو ڈھک کر بھی نہیں رکھتے، یہ ہمیں ہمارے استاد جی نے بتایا تھا اور پتہ ہے پاپا جی انہوں نے اور کیا کہا تھا ہاں! کیا کہا تھا انہوں نے؟ میں نے تجسس

کے حال میں اس سے پوچھا پاپا جی ہمارے استاد جی بتا رہے تھے کہ بازار کے دکانداروں میں سے کافی سارے دکاندار نماز بھی نہیں پڑھتے اور بے نمازی کے ہاتھ کی چیز میں برکت نہیں ہوتی اور اگر کوئی بازار سے ہی کھانے کا عادی بن جائے تو اس بے برکتی کی وجہ سے وہ خود بھی بے نمازی بن جاتا ہے، ہے ناپا پاجی اور میں بڑے غور سے اس کے لیکچر کو سنتا رہا اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اس نے مجھے اس بات کی توفیق دی ہے کہ میں اپنے بچے کو صحیح تربیت کرنے والے استاد کے پاس داخل کرا سکوں، جب حنظلہ نے کچھ بھی کھانے سے انکار کر دیا تو اس کی بھوک کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے کچھ کام جان بوجھ کر چھوڑ دیے کہ پھر کسی وقت کر لوں گا، اس کو گھر لے جاتا ہوں، یہ سوچ کر میں نے بایک واپس موڑ لی، پٹرول بھی ڈلوانا تھا قریب میں پٹرول پمپ پر میں نے جا کر دو لٹر پٹرول ڈلوایا اور پٹرول ڈالنے والے کو دو سو روپے نکال کر دیے، اس نے جیسے ہی میرے ہاتھ سے پیسے پکڑنے چاہیے حنظلہ نے اس کے پیسے پکڑنے سے پہلے ہی میرے ہاتھ سے پیسے جھپٹ لیے، اس کی یہ حرکت مجھے کافی ناگوار گزری، میں غصے سے حنظلہ کی طرف دیکھا مگر اگلے ہی لمحے میری ناگواری اور غصہ حیرت اور خوشی میں بدل گئے جب میں نے حنظلہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ پٹرول ڈالنے والے کو مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا انکل ہمارے استاد محترم کہتے ہیں کہ چیز دائیں ہاتھ سے لینی اور دینی چاہیے یہ لیجیے پیسے، یہ کہہ کر حنظلہ نے دائیں ہاتھ سے اس کی طرف پیسے بڑھا دیے، اس نے بھی اب دائیں ہاتھ سے پکڑ لیے، اب میں سمجھا کہ جس بات کی طرف میری بالکل توجہ ہی نہیں تھی حنظلہ نے اس بات کو نوٹ کر لیا تھا دراصل پٹرول ڈالنے والے کو جب میں پیسے دینے لگا تو وہ مجھ سے اٹے ہاتھ سے پیسے پکڑنے لگا جس کو حنظلہ نوٹ کر لیا اور اس کے پیسے پکڑنے سے پہلے پیسے میرے ہاتھ سے جھپٹ لیے، یہ دیکھ کر وہ پٹرول ڈالنے والا بہت ہی خوش ہوا، سرجی آج تک ایسی بات میں نے

کسی سے نہیں سنی، ماشاء اللہ آپ کے بچے کی تربیت اچھی ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں علم و عمل میں اضافہ فرمائے، پٹرول ڈالنے والے نے یہ کہا تو میں نے آمین کہتے ہوئے بانیک آگے بڑھا دیا بھی ہم گھر سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھے کہ اچانک حنظلہ نے مجھے بانیک روکنے کیلئے کہا اس کی بات سن کر میں حیران ہو گیا مگر کچھ کہے بغیر میں نے بانیک روک لی اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔

پاپاجی بانیک ذرا واپس موڑنا، میں نے کچھ کہے بنا بانیک واپس موڑ لی، چند گز واپس جا کر اس نے بانیک روکنے کیلئے کہا، میں نے بانیک روک دی اور وہ بانیک سے نیچے اتر گیا، میں حیران سا اس کو دیکھ رہا تھا کہ اب یہ کرتا ہے؟

وہ نیچے اتر کر سڑک کے درمیان میں چلا گیا، اور جھک کر اس نے کوئی چیز اٹھائی میں نے غور سے دیکھا تو وہ ایک ٹہنی تھی جس پر کافی خطرناک قسم کے کانٹے تھے، اس نے وہ ٹہنی اٹھا کر سڑک کی دوسری جانب دور کر کے اچھالی دی، اور یہ کہتے ہوئے بانیک پرواپس آگیا پاپاجی ہمارے استاد محترم کہتے ہیں کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا سنت اور صدقہ ہے، ہمارے نبی ﷺ راستے میں پڑی چیز کو دیکھ کر ہٹا دیا کرتے تھے، تاکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

پاپاجی ہو سکتا ہے یہ کانٹے کسی کو چھب جاتے، یا کسی کا گاڑی ان کی وجہ سے پنکچر ہو جاتی، میں نے اس لئے اس ٹہنی کو ہٹا دیا یہ کہتے ہوئے وہ بانیک پر آکر بیٹھ گیا، اس کی بات سن کر مجھے اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ سب استاد کی تربیت کا اثر ہے، اور میں نے عزم کر لیا کہ ان شاء اللہ اس کی تربیت پر مزید توجہ دوں گا تاکہ یہ چلتا پھرتا سنت کا پیکر بنے کیونکہ استاد کی تربیت کے ساتھ ساتھ والدین کا بھی بچوں کی تربیت پر توجہ دینا از حد ضروری ہے، ورنہ اکیلے استاد کی تربیت کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا اس عزم کے ساتھ ہی میں نے بانیک گھر کی طرف واپس موڑ دی۔

تلاش

کھ..... اہلیہ مفتی شبیر احمد حنفی

صنف نازک کا گم گشتہ مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ آئیے اس کو تلاش کرتے ہیں۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اس بات کا بالکل انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ نے عورت کو اعلیٰ درجے پر فائز کیا ہے۔ یہ عظیم ہستی بیٹی کے روپ میں رحمت، بہن کے روپ میں بھائی کی سب سے بڑی خیر خواہ، بیوی کے روپ میں گھر بھر کا سکون جبکہ ماں کے روپ میں جنت ہوتی ہے۔ اگر عورت یہ جان لے کہ آج وہ اپنے گھر کی رحمت ہے اور پھر ایک دن اس کے قدموں تلے جنت لکھ دی جائے گی، تو شاید کبھی کوئی لڑکی خود کو کسی سے کم تر نہیں سمجھے گی۔

جب تک عورت گھر کی چار دیواری میں رہتی ہے وہ بری نظر سے محفوظ ہوتی ہے۔ ایسی عورتیں شریعت اسلامیہ کے نزدیک بھی بہت پسندیدہ ہوتی ہیں جو باپ کے بھروسے، بھائی کی غیرت اور شوہر کی عزت کا مان رکھتی ہیں۔ وہ کبھی بھولے سے بھی ان کی عزت پر حرف نہیں آنے دیتیں۔ ایسی عورتیں جب گھر سے باہر نکلتی ہیں تو خود کو حیا کے پردے میں چھپائے رکھتی ہیں۔ حیا اور عزت عورت کا زیور ہیں۔ جب تک وہ خود کو حیا کی چادر میں ڈھک کر رکھتی ہیں، تب تک وہ سیپ میں بند انمول موتی کی ہوتی ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جس قدر یہ نایاب موتی ہوتی ہیں اس قدر حساس بھی ہوتی ہیں۔ ایک ذرہ سی غلطی بھی اس موتی کو قیمتی کو آسمان سے گرا کر زمین تک لے جانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ چوٹی سی چوک سب کچھ ملایلیٹ کر رکھ دیتی ہے۔

صنف نازک کو پھول سے تشبیہ دی جائے تو بالکل غلط نہیں ہو گا۔ عورت پھول ہے تو اس کی عزت خوشبو کی ماند۔ جب تک پھول خوشبو سے ڈھکا رہتا ہے، تب

تک وہ سب کا پسندیدہ ہوتا ہے، مگر جیسے جیسے اس کی خوشبو ختم ہوتی جاتی ہے وہ اپنی قدر کھوتا جاتا ہے اور پھر کبھی لوگوں کے ہاتھوں مسلا جاتا ہے تو کبھی پیروں تلے آکر کچل دیا جاتا ہے۔ اگر عورت کی عزت ایک بار اڑ جائے تو کبھی لوٹ کر نہیں آتی۔ اللہ نے عورت کو مرد کی پہلی سے پیدا کیا جو کہ ہمیشہ سے ہی کمزور ہے۔ پھر عورت کی نزاکت کی وجہ سے اسے گھر کی چار دیواری کے اندر کے کام سونپے ہیں۔ مرد فطرتاً سخت طبیعت کا ہوتا ہے جبھی اسے کما کر لانے اور گھر کی گاڑی چلانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے عورت کو اپنی کمزوری کو مد نظر رکھتے ہوئے گھر میں رہتے ہوئے یا پردے کی اوڑھ میں اپنی تمام تر سرگرمیاں رکھنی چاہیں۔

ایک تلخ حقیقت جو کہ سب جانتے ہیں آج کل ہم جس زمانے میں رہ رہے ہیں وہ ”کوالٹی جزیشن“ کا زمانہ ہے۔ جہاں مغربی کلچر اور ثقافت ترجیح دے کر خود کو آزاد خیال کہلوانے والی ”بولڈ“ لڑکیاں ”کوالٹی جزیشن“ کا پورا پورا حق وصول کر رہی ہیں، وہیں ایسے کئی ایک روشن خیال مرد عورت ذات کو پاؤں کی جوتی اور ٹشو پیپر کی طرح اپنے اپنے مفادات کی خاطر استعمال کر کے پھینک رہے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہم آنکھوں پر بے حسی کی پٹی باندھے اس معاشرے میں جی رہے ہیں اس معاشرے کو دیکھ کر ایسا احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس دن کے لئے فرمایا ہے کہ ترجمہ: اور اپنے گھر میں ٹکی رہیں اور ایسے بناؤ، سنگھار (بے پردگی) کر کے گھر سے نہ نکلیں جس طرح قرون اولیٰ (اسلام سے پہلے کے دور) میں خواتین نکلا کرتی تھیں۔

شاید ہم اب قرن ثانیہ میں جی رہی ہیں۔ کیا عجیب بات ہے کہ ہمارا دل کرے یا نہ کرے، ہمارا ضمیر اجازت دے یا پھر نہ دے، ہمیں اسی معاشرے میں جینا ہے۔ گناہوں سے آلودہ اسی فضا میں سانس لینا ہے۔ اگر سوچا جائے تو بحیثیت ایک مسلمان ہم اس معاشرے کو کیسے پسند کر سکتے ہیں جو ہمیں مغربی غلامانہ آزادی تو دیتا ہے

مگر عزت نہیں۔ اسی آزادی کی آڑ میں نہ جانے کون کون ہماری مجبوریوں کا فائدہ اٹھا رہا ہے، ہمیں سر بازار نیلام کیا جا رہا ہے۔ سمجھ بوجھ رکھتے ہوئے بھی ہم اسی معاشرے کی پیروی کرتے ہیں۔ ایک طرف تو ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ مغربی ثقافت کا پرچار کرتی دیکھائی دیتی ہیں حالانکہ وہ جانتی ہیں آج جس قدر مجبور عورت ذات مغرب میں ہے کہیں اور نہیں۔ اس لئے اس معاشرے کی نظروں سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے ہمیں گھروں کو قلعہ سمجھنا ہوگا، ہمیں حیا و عفت کی چادر اوڑھنی ہوگی۔ دوسری طرف ہمیں اس باپ، بھائی اور بیٹے سے یہ پوچھنا ہوگا کہ کیا وہ بھی اس معاشرے کو پسند کرتے ہیں جہاں نوجوان نسل، کیفوں اور کلبوں میں اپنی راتیں بتاتی ہے۔ کیا وہ بھی اس معاشرے کو سپورٹ کرتے ہیں جہاں شب و روز درندگی کا تماشا ہوتا ہے، جہاں سرعام عصمتوں کی بولی لگائی جاتی ہے۔

جس عورت کو گھر سے بے وجہ باہر نکلنے سے منع فرمایا گیا، عورت کو حیا کے پردے کا نام دیا گیا، تیز خوشبو لگانے سے منع کیا گیا، اونچا بولنے سے منع کیا گیا تھا آج وہیں عورت وہ سب بڑی خوشی سے کرتی پھر رہی۔ ٹی وی چینلز کی صبح اس عورت کے کھلے بال، اتراتی چال اور لچک دار گفتگو سے ہوتی ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ”جو عورتیں اپنے گھروں سے بناؤ سنگھار کر کے نکلتی ہیں، اور اپنے بالوں کی زینت سے مردوں کا بہرہ کاتی ہیں اور خود بھی بہکی ہوئی ہوتی ہیں تو وہ جہنمی۔“

عورت کی سب سے عظیم ترین اس کی حیا ہوتی ہے۔ اگر وہ حیا ہی نہ رہے تو پھر کھونے کو باقی کچھ نہیں بچتا۔ ذرا سوچیے! اگر ہم اس معاشرے کا حصہ ہیں تو ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہوگا۔ ہمیں بلا تفریق مرد و عورت خود کو بدلتنا ہوگا۔ اگر ہم خود کو بدلنے میں کامیاب ہو گئے تو یقیناً ہمارا معاشرہ بھی راہ راست پر آجائے گا۔ عورت کو اپنا کھویا ہوا وقار واپس لانا ہوگا۔ خود کو پردہ میں چھپا کر اپنی عزت کا تحفظ کرنا ہوگا۔

لوگ کہا کہیں گے؟؟

کھ.....حافظ سمیع اللہ

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔ ملک کی آبادی کا ساٹھ فیصد یعنی کم و بیش 110 ملین لوگ مختلف پیشوں سے وابستہ ہیں۔ انیس کروڑ، اسی لاکھ پاکستانی آبادی میں سے ایسے لوگ آپ کو بہت کم ملیں گے، جو اپنی معاشی مشکلات کی وجہ اپنے کسی پروگرام یا فضول خرچی کو قرار دیں گے۔ ارضِ وطن کے پانچ کروڑ اور 40 لاکھ افراد خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، سات کروڑ 60 لاکھ افراد کو لیٹرین کی سہولت میسر نہیں لیکن اس سب کی وجہ فقط حکومت نہیں، ہمیں اپنی شاہ خرچیوں پر بھی نظر ثانی کرنا ہوگی، ہم آلائشوں سے پاک معاشرتی زندگی کا تصور تب ہی کر سکتے ہیں، جب ہم اضافی اخراجات کا حجم کم کر کے اپنے مستحق بھائیوں کی معاشی محرومیوں کو ختم کرنے میں ریاست کا ساتھ دیں۔

ہم میں سے بیشتر لوگ صبح شام گورنمنٹ کو کوٹنے دیتے ہوئے سنائی دیتے ہیں، مہنگائی عروج پر پہنچ گئی، کمرتوڑ مہنگائی، غریب کا جینا حرام ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ مجال ہے جو ہم لوگ اپنی حالت زار کو سنوارنے کیلئے اپنی ذات کی خوشہ چینی کی ہمت کریں۔ ایک حدیث شریف کے مفہوم میں ہے۔ ”مبارک ہے ایسے شخص کیلئے جسے اپنی کوتاہیاں دوسروں کی عیب جوئی سے روک دیں۔“ لیکن اس حدیث پر مجھ سمیت بیشتر لوگ شاذ و نادر ہی عمل کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ممکن ہے اس کی وجہ ہماری کمزور نظریا پرانی عینک کے نئے شیشے ہوں مگر دال میں کچھ کالا ضرور ہے، چاہے وہ دال ہی کی صورت میں ہو۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے شادی بیاہ سے لے کر کفن و دفن تک ایک ہی جملے کو موجبِ مہنگائی پایا ہے۔ ہماری سوچ، نظریہ، خیالات سب کے

سب موقع کی مناسبت سے اسی جملے کے تابع نظر آتے ہیں۔ ہم گھر سے باہر نکل رہے ہوں اور کپڑے ذرا ہمارے معیار سے کم ہوں تو اول تو ہمارے اندر بیٹھا کوئی تو ہم پرست یا انارپرست پکار اٹھتا ہے ”یار کپڑے بدل“ لوگ کیا کہیں گے۔“

اگر اندر سے ایسی آواز برآمد نہ ہو تو گھر ہی کا کوئی فرد کہہ دیتا ہے ‘ باہر جا رہے ہو کپڑے تو اچھے پہن لو (یاد رہے یہاں اچھے سے مراد وہ کپڑے ہیں جو ہم عام حالات میں نہیں پہنتے یا جن کی مالیت ہماری حیثیت سے بڑھ کر ہوتی ہے) پھر اگر ہمارے پاس موجود نہیں ہیں تو ہم ہمسائے سے مانگتے ہیں یا پھر اپنا اور سب گھر والوں کا پیٹ کاٹ کر دو چار قیمتی جوڑے بنا لیتے ہیں تاکہ ”نام نہاد عزت“ بنی رہے، اکثر سفید پوشوں کو اپنی عزت محفوظ رکھنے کیلئے میں نے لنڈا بازار کا رخ کرتے بھی دیکھا ہے۔

جس کے پاس اچھے کپڑے اور بایک ہے وہ دو قدم آگے بڑھ کر ”کار“ خرید لیتا ہے تاکہ ”عزت“ بن جائے۔ شادی یا جنازہ ہو ہمارے ہاں پھر گھر میں سرگوشیاں ہونے لگتی ہیں اب کیا کیا جائے؟ میری طرح کا کوئی سر پھر اکہہ دے کہ جو گنجائش ہے، اسی کے مطابق چلو تو اُس کو سب نادان و عاقبت نااندیش قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں ”لوگ کیا کہیں گے؟“ سچ پوچھیے تو ہم نے اس ایک جملے ”لوگ کیا کہیں گے؟“ پر اتنا خرچ کیا ہے کہ اپنی جان تک کی پروا نہیں کی، بچوں کی نہیں، ماں باپ کی نہیں۔ آپ معاشرے میں گھوم کر دیکھ لیجئے، آپ کو کئی ایسے گھر نظر آئیں گے، جہاں مریض موجود ہوں گے لیکن اُن کی دوا یا علاج کا پیسہ نہیں ہوگا۔ بیشتر ایسے گھرانے ملیں گے، جن کے چولہے میں دو وقت کی آگ بمشکل جلتی ہوگی۔ ان تمام گھرانوں کی شادی یا جنازے کے بعد کی صورتحال پر آپ نظر ڈالیں تو حیرانی و پریشانی کی نئی دنیا میں کھو جائیں گے۔ جس گھر میں مریض کے علاج کیلئے ہزار پندرہ سو دستیاب نہیں تھے، اب اسی گھر میں اُسی مریض کی وفات پر پلاؤ اور زردے کی دیگوں کی لائن لگی ہوگی۔

جس گھر میں دو وقت کو چولہا نہیں جلتا تھا اور گھر کا نگہبان کم پیسوں کی وجہ سے کھانستار ہوتا تھا، اُس گھر میں ہزار ہاروپے کی ہوائی فائرنگ ہوگی، شادیانوں پر ہزاروں روپے اڑیں گے، جو رشتے دار پھوپھایا تایاجی کی قدیم کھانسی کی آوازیں کر بھی اُس سے مس نہیں ہوتے تھے اور دوائی کیلئے اُدھار رقم بھی نہیں دیتے تھے، وہ میراثیوں پر پیسہ لٹائیں گے اور پھوپھاشادی کی رات خوشی میں ایک گھنٹہ زیادہ کھانسنے گا میں تو اکثر اپنے قرب و جوار کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ تم لوگ نیا مہمان لاتے ہو لیکن اس کے کھانے کیلئے گھر میں کچھ نہیں چھوڑتے۔ اکثر لوگ دعوت و لیمہ کو سنت مبارک کہہ کر دامن چھڑا لیتے ہیں۔ بھائی اگر سنت ہے تو سادگی سے کیجئے۔ اگر دل میں نیکی ہی کا جذبہ ہے تو باہر گداگر و غریب لوگ کیوں برہنہ پا کھڑے زرق برق لباس والوں کو حسرت سے دیکھ رہے ہیں؟ پھر معیشت کے ستائے چیتھڑوں میں ملبوس ان اہل اسلام کو کیوں بچا کھچا کھانا انداز بے نیازی میں بانٹا جاتا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں کہ مریض کے فوت ہونے کے بعد یا شادی والے دن روپیہ درختوں پر لگ جاتا ہے یا چھپر پھاڑ کر اشرفیاں برسنے لگتی ہیں بلکہ ہم ان شاہ خرچیوں کیلئے اُدھار کی گھڑیاں سر پر اٹھا لیتے ہیں اور عمر بھر دہاتی دیتے رہتے ہیں۔ جو لوگ اُدھار اٹھا کر شاہ خرچیاں کرتے ہیں، ان کے پاس محلے کے چوک، تھڑے یا دیہاتوں کے ماچوں (بڑی چارپائی) پر بیٹھ کر حکومت کو آئی ایم ایف سے قرضہ لینے پر ملامت کرنے کا کوئی اخلاقی جواز نہیں رہتا لہذا ان کے خلاف کوئی بائیسویں یا تیسویں آئینی ترمیم کر کے سزا مقرر کی جانی چاہیئے۔ لیکن ان کے خلاف اتنی سرعت کے ساتھ کاروائی نہیں کی جانی چاہیئے جتنی ہماری سیاسی اشرافیہ دہشت گردوں کے خلاف کر رہی ہے۔ آن کی آن میں سب مک لگئے۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم نے ”عزت“ کے معیار بدل لیے ہیں۔ روپے پیسے، گاڑی، بنگلہ نے علم و حلم کی جگہ لے لی ہے۔ ہم لاعلمی کے ایسے قعر مذلت میں جا گرے

ہیں جہاں سے ہمیں پاک کتاب ہی نکال سکتی ہے۔ مگر ہم تو تحقیق، جستجو، علم کو وہ رتبہ ہی دینے کو تیار نہیں جو ہم روپے کو دیتے ہیں، جھوٹی انا و فضول رسومات کو دیتے ہیں۔ ہم فقط اس جملے پر اپنے گھر، صحت، معیشت، سب کے سب کو نذر آتش کر دیتے ہیں کہ ”لوگ کیا کہیں گے؟“

میرا یقین کیجئے جس دن آپ اس جملے سے باہر نکل آئے پر سکون ہو جائیں گے، پھر بیٹیوں کی سر میں چاندی نہیں آئے گی، میت بننے سے پہلے اپنے عزیز جاں مریض پر خرچ بھی کر سکیں گے، پچیس تاریخ کے بعد ادھار بھی نہیں مانگنا پڑے گا۔ بوعلی سینا کہتے ہیں۔ ادھار کا دوسرا مطلب ذلت ہے۔ پھر ہمارے معاشرے میں شادی ہو یا غم کا موقع، اضطراب کا وہ ناسور ختم ہو جائے گا جو ہماری معیشت کو چاٹ جاتا ہے۔ کیا حکومت ہمیں کہتی ہے کہ اپنے اخراجات سے بڑھ کر خرچ کریں؟ پھر جب ہم خود ایسا کرتے ہیں تو لاچار سی حکومت کو کیوں کوسنے دیتے ہیں جو بیچاری اپنی ہی جان کو روتی رہتی ہے، مافیاز کے زیر عتاب رہتی ہے۔ کل تک جو سائیکل پر تھا وہ آج موٹر سائیکل کا مالک ہے، بانیک والے کو اللہ نے کار دی ہے۔ پھر ہم ہر وقت کیوں محض شکوہ ہی کو لب پر تخت نشین ہونے کا موقع دیتے رہتے ہیں۔

پٹرول و ڈیزل کی قیمتیں آسمان سے زمین پر آگئی ہیں، پانچ سو کے پٹرول سے بانیک پورے شہر میں گھمایئے مگر شکر ادا نہ کیجئے گا کہ پورے خطے میں سب سے زیادہ تیل ہمارے ہاں سستا ہوا۔ یو۔ این۔ ڈی پی کی 2011 کی رپورٹ کے مطابق غریب افراد رکھنے والے ممالک میں چین 100، بھارت 134 جبکہ پاکستان 145 ویں نمبر پر ہے۔ لہذا ہمیں اپنی ذات پر توجہ دینا ہوگی۔ اپنے آپ کو بدل لیئے، اخراجات کو حد و د میں رکھیئے، سادگی اپنائیئے، نیا پاکستان خود بخود بن جائے گا۔ اُس کیلئے آپ کو دم گھٹ کر یایا سنا نہیں مرنے پڑے گا۔

پدری محبت

کھ.....مولانا امان اللہ حنفی

زید یہ کیا؟ تم رو کیوں رہے ہو؟ کیا ہوا؟ کیا تمہیں کسی نے مارا؟ ارے تیرے ہاتھ پر یہ کس چیز کے نشانات ہیں؟ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ تجھے کسی ٹیچر نے سزا دی ہے؟ کیوں مارا تمہیں..... عمیر یہ سب باتیں ایک ہی سانس میں کہتا چلا گیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ صبح جبکہ ابھی صبح طرح سے کلاسز اسٹارٹ بھی نہیں ہوئی تو زید کو بھلا کس جرم کی سزا ملی ہوگی؟ دوسری طرف بیچارہ زید مسلسل روئے جا رہا تھا۔

زید ابھی پانچویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ عمیر نے کہا: زید دیکھو! میں آپ کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھتا ہوں اور اگر آپ مجھ سے بھی کوئی بات چھپاؤ گے تو میں سمجھوں گا کہ آپ مجھے بھائی نہیں سمجھتے اس لیے زید مجھے بتاؤ کیا وجہ ہے کیوں رو رہے ہو؟

زید نے دونوں ہاتھ عمیر کے سامنے کرتے ہوئے..... عمیر مجھے آج پھر سزا ملی ہے۔ آخر کب تک مجھے اس طرح سے سزا ملے گی، میں مجبور ہوں میں کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا۔ دیکھو عمیر میں صبح فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد کچھ تلاوت کی اور اپنی اسکول کی تیاری شروع کر دی جب میری تیاریاں مکمل ہوئیں تو ناشتہ کا وقت ہو چکا تھا اور ناشتے کی تیاری میں میرے اسکول کے وقت کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ خیر! میں نے جلدی سے ناشتہ کیا کہ آج تو وقت پر اسکول پہنچ جاؤں گا۔ ناشتہ کرنے کے بعد میں بیگ اٹھایا ہی تھا کہ انکل کی گرج دار آواز مجھے سنائی دی:

اوائے زیدو! برتن کس نے اکٹھے کرنے ہیں؟ میں نے جلدی سے ناشتہ کے برتن جمع کر کے رکھے اور پھر ارادہ کیا کہ اب چلا جاتا ہوں میں نے بیگ اٹھایا اور

دروازے کی طرف بڑھنے لگا کہ اتنے میں گوالے نے ہارن بجایا اس کے ساتھ ہی پیچھے سے انکل کی آواز آئی: زیدو! چل کر دودھ لے..... ان ہی کاموں میں دیر ہو گئی۔

اسی بات پر اپنے ماسٹر ریاض صاحب نے مجھے خوب پیٹا ہے۔ عمیر! دیکھو مجھے گھر میں انکل اور آنٹی بھی بات بات پر خوب ڈانٹتے ہیں اور اسکول میں بھی دیر سے آنے کی وجہ سے مجھے اکثر سزا ملتی ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں؟ عمیر بس ایک ہی شخصیت ایسی ہے کہ جو مجھ سے پیار سے بات کرتے ہیں اور ان کو دیکھ کر مجھے عجیب سا سکون ملتا ہے۔

اچھا وہ کون ہے؟ عمیر جلدی سے

زید وہ ہیں ماسٹر کاشف صاحب۔ پتہ نہیں کیوں ان کے ساتھ گفتگو میں مجھے عجیب سی اپنائیت محسوس ہوتی ہے دودن پہلے جب مجھے دیر سے آنے کی وجہ سے سزا دی گئی تھی کاشف صاحب نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ ماسٹر کاشف صاحب بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

آج صبح جب میری ماسٹر کاشف پر نظر پڑی تو پتہ نہیں کیوں وہ مجھے دیکھ کر اداس سے ہو گئے اور مجھ سے نظر پھیر لی، شاید میں نے ان کو سب کچھ بتا کر غلطی کی ہے اور وہ مجھے اس کا احساس دلانا چاہتے ہیں۔

ابھی ہم یہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ مین گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی پھر تو میرے اوپر کے سانس اوپر اور نیچے کے سانس نیچے رہ گئے گیٹ سے اندر آنے والے میرے انکل تھے اور انکل اب اسٹاف روم کی طرف جا رہے تھے اور اسٹاف روم میں اس وقت صرف ماسٹر کاشف صاحب تھے زید نے افسوس سے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا کہ ماسٹر صاحب نے انکل کو کیوں بلایا؟ میرا خیال ہے کہ ماسٹر صاحب ہمدردی کرنا چاہتے ہیں ان کی یہ ہمدردی میرے لیے کوئی نئی مصیبت کھڑی کر دے گی۔ ان کو اس

کی ضرورت کیا تھی۔

عمیر نے زید کو تسلی دی مگر زید بہت گھبرایا ہوا تھا اور بار بار اس کی زبان پر بے ساختگی سے یہ کہے جا رہا تھا کہ آخر ماسٹر صاحب کو اس کی کیا ضرورت تھی۔

عمیر نے کہا اچھا چلو ان کی بات سنتے ہیں اسٹاف روم کی کھڑکی کے پاس پہنچے تو اندر سے ماسٹر صاحب کی آواز سنائی دی جو انکل سے کہہ رہے تھے کہ آخر زید ہر وقت روتا کیوں رہتا ہے؟

جواب میں انکل نے کہا کہ بس جی بیچارے کی قسمت ہی ایسی ہے۔ جب چھوٹا سا تھا تو اپنے والدین کے ہمراہ سفر کے دوران ایکسڈنٹ ہو گیا تھا جس میں قدرت اسے بالکل بھی کچھ نہ ہوا تھا اور اس کے والدین کو سخت چوٹیں آئی تھیں ان کو ہسپتال داخل کر دیا گیا تھا پھر مجھے نہیں پتا کہ وہ بچ گئے یا..... بس اس بچے کو اسی وقت میں اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ اس وقت چونکہ میرے ہاں کوئی اولاد نہ تھی تو میں نے اس کو اپنی پرورش میں رکھا تھا اب اس کے ان منحوس والدین کا پتہ نہیں کہاں ہیں؟ بس میں نے اس کو یہی بتایا ہے کہ وہ مر کھپ گئے ہیں اب تو نے ہر صورت میں ہمارے ساتھ رہنا ہے۔ ویسے آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟ ماسٹر کاشف صاحب کی درد بھری آواز آئی وہ منحوس والدین ہی ہو جو اس منحوس کا باپ ہوں۔ آج سے 5 سال پہلے ہمارا ایکسڈنٹ ہوا تھا اور ہم اپنا بیٹا گنوا بیٹھے تھے اور اس کے بعد ہماری اولاد بھی نہیں ہوئی اس کی ماں اس کے غم میں پاگل ہو چکی ہے اس کو ہر بچہ زید ہی نظر آتا ہے مجھے بہت پہلے سے اس میں بیٹے کا خونی رشتہ نظر آتا تھا مگر میں اپنے غم کے جذبات سمجھ کر جھٹک دیتا تھا۔ زید نے جب یہ باتیں سنیں تو اس سے رہانہ گیا وہ ایک دم بھاگ کر اسٹاف روم میں داخل ہو گیا، اندر داخل ہوتے ہی ماسٹر کاشف نے کہا آؤ بیٹا اپنے باپ کے سینے سے لگ جاؤ زید اپنے باپ کے سینے لگے گھنٹوں روتا رہا۔

چند قرآنی معلومات

بھ.....عبدالسلام گڑنگی

- ☆ قرآن پاک میں کل 12 غزوات کا ذکر آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں حضور کیلئے محمد کا لفظ 4 جگہ آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں کل 8 سورتوں میں ”ح“ نہیں ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں نماز کی تاکید 700 مرتبہ آئی ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں تقویٰ اور اہل تقویٰ کا 175 جگہ ذکر آیا ہے۔
- ☆ 22 سال میں قرآن پاک کا نزول مکمل ہوا۔
- ☆ سورة الناس اور الفلق قرآن کی دو ایسی سورتیں ہیں جو ایک ساتھ نازل ہوئیں
- ☆ قرآن پاک میں 6 نبیوں کے نام پر سورتیں ہیں۔
- ☆ قرآن پاک میں صرف ایک صحابی حضرت زید بن حارثؓ کا نام آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں ایک خاتون حضرت مریمؑ کا نام آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں نبیوں میں حضرت موسیٰ کا ذکر سب سے زیادہ آیا ہے۔
- ☆ نبی ﷺ کا احمد نام قرآن پاک میں صرف ایک جگہ آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں لفظ اللہ 2584 جگہ آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں لفظ قل 3328 جگہ آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں 39582 زیر ہیں۔
- ☆ قرآن پاک میں کل 30 پارے ہیں۔
- ☆ قرآن پاک میں کل 114 سورتیں ہیں
- ☆ قرآن پاک میں کل 58 رکوع ہیں۔

- ★ قرآن پاک میں کل 7 منزلیں ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں مدنی سورتیں 27 ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں مکی سورتیں 87 ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں کل الفاظ 3202670 ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں کل سجدے 14 ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں 52243 زبر ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں 8804 پیش ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں 105684 نقطے ہیں۔
- ★ قرآن پاک میں 1252 شدیں ہیں۔
- ★ سورۃ الکوثر قرآن پاک کی سب سے چھوٹی سورت ہے۔
- ★ سورۃ الفاتحہ قرآن پاک کی پہلی سورت ہے۔
- ★ قرآن پاک کی ترتیب توفیقی ہے۔
- ★ سورۃ الناس قرآن پاک کی آخری سورت ہے۔
- ★ سورۃ البقرۃ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے۔
- ★ قرآن پاک کی سورۃ الفاتحہ میں ”ف“ نہیں ہے۔
- ★ قرآن پاک کی سورۃ الکوثر میں ”م“ نہیں ہے۔
- ★ قرآن پاک کی سب سے آخری نازل ہونے والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔
- ★ قرآن پاک کی سورۃ التوبہ بسم اللہ سے شروع نہیں ہوئی۔
- ★ قرآن پاک کی سورۃ الاخلاص میں صرف ایک ہی زیر ہے۔
- ★ قرآن پاک کی مدت نزول 22 سال 2 ماہ 22 دن ہیں۔
- ★ قرآن پاک کے کل اسماء 55 ہیں مثلاً الکتاب، القرآن، نور، شفاء اور تذکرہ۔

☆ قرآن پاک 9 سال 9 ماہ 9 دن مدینہ میں نازل ہوا، 12 سال 8 ماہ 5 دن مکہ میں نازل ہوا.... توکل مدت 22 سال 5 ماہ 14 دن ہوئی۔

☆ قرآن پاک کا اکثر حصہ رات کو نازل ہوا۔

☆ مصحف عثمانی 5 سال (25 ہجری تا 30 ہجری) میں مکمل ہوا اور سوا طبع الالہام قرآن پاک کی وہ تفسیر ہے جس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس پر نقطہ ہو یہ تفسیر شیخ فیضی نے لکھی ہے۔

☆ قرآن پاک کی وہ تفسیر جس کے ہر لفظ پر نقطہ ہے ”جب شغب“ ہے۔

☆ قرآن پاک کے دو جملے جن کے حروف الٹا پڑھنے سے بھی وہ ہی جملے بن جاتے ہیں۔ 1.... کل فی فلك، 2.... ربك فکبر

☆ قرآن پاک میں حضرت محمد ﷺ کو نبی کے نام سے 23 مرتبہ پکارا گیا ہے۔

☆ قرآن پاک میں 6 فرشتوں کے نام آئے ہیں۔ (ہاروت، ماروت، جبرائیل، میکائیل، رعد، مالک)

☆ قرآن پاک میں چند مومنین کے نام آئے ہیں (عمران، لقمان، ذوالقرنین، تبع، طالوت)

☆ قرآن میں چند جگہوں کے نام آئے ہیں۔ (بکہ، مصر، بابل، طور سینا، احقاف، طوی، یثرب، روم، مدین)

☆ قرآن پاک میں چند قبیلوں اور قوموں کے نام آئے ہیں۔ (عاد، ثمود، مدین، قریش، یاجوج ماجوج)

☆ قرآن پاک میں دو دنوں کے نام آئے ہیں۔ (جمعہ، ہفتہ السبت)

☆ قرآن پاک میں صرف دو بندوں کی کنیت ذکر ہے۔ ابن مریم، ابی لہب۔

☆ قرآن پاک میں 7 کافروں کے نام آئے ہیں۔ (فرعون، ہامان، قارون،

جالوت، آزر، سامری، ابولہب)

- ☆ قرآن پاک میں شیطان کا نام ابلیس 11 مرتبہ آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر 40 مرتبہ آیا ہے۔
- ☆ قرآن پاک نے صرف 2 خواتین کی پاکدامنی کی تصدیق کی۔ (حضرت عائشہ اور حضرت مریم)
- ☆ قرآن پاک میں اللہ پاک نے صرف ایک انسان (نبی ﷺ) کی زندگی کی قسم کھائی۔
- ☆ قرآن پاک میں صرف ایک جگہ لفظ اللہ ڈبل آیا ہے (سورۃ الانعام پارہ نمبر 8، آیت نمبر 24) اس جگہ دعا بھی قبول ہوتی ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں صرف ایک عورت حضرت مریمؑ کا نام 32 مرتبہ آیا ہے
- ☆ قرآن پاک میں لفظ اللہ اکبر نہیں ہے۔
- ☆ سورۃ قمر، سورۃ رحمن، سورۃ واقعہ تینوں میں لفظ اللہ نہیں ہے۔
- ☆ قرآن پاک کی سورۃ جو مدینہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی سورہ رحمن ہے۔
- ☆ قرآن پاک کی 5 سورتیں قل سے شروع ہوتی ہیں۔
- ☆ قرآن پاک کی 29 سورتیں حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔
- ☆ قرآن پاک کی صرف 3 سورتوں میں تین تین آیتیں ہیں۔
- ☆ حضرت آدمؑ کا تذکرہ قرآن پاک کی 9 سورتوں میں 25 مرتبہ آیا ہے (بقرہ، مائدہ، عمران، اعراف، اسراء، کہف، مریم، طہ، لیس)
- ☆ قرآن پاک کی سب سے چھوٹی آیت حم ہے۔
- ☆ قرآن پاک میں سب سے زیادہ الف استعمال ہوا ہے اور سب سے کم ظ استعمال ہوا ہے۔

احسان کا بندہ

بھ..... کاشف الرحمن ﷺ

دنیا کو اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب سے ایک سوال کرتا ہے: اہم خلقوا من غیر شیء تمہارا کوئی بنانے والا نہیں ہے خود ہی بن گئے ہو، تمہاری کوئی منزل نہیں آوارہ بادل ہو جدھر جس کا منہ آیا ادھر چل دیا اہم الخالقون کیا تم نے اپنے آپ کو خود بنایا ہے؟ پہلا سوال کیا تم سب خود بن گئے ہو؟ دوسرا سوال یا اپنے آپ کو تم نے خود بنایا ہے؟ اہم خلق السموات والارض یہ آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ مسلمانو! ہمیں پیدا کرنے والی ایک ذات ہے وہ اللہ رب العزت کی ذات ہے۔

حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: اے میرے بندے ایک تیری چاہت ایک میری چاہت ہے۔ اگر تو نے اپنی چاہت کو میری چاہت پر قربان کر دیا تو تیری چاہت بھی پوری ہوگی، اگر تو نے اپنی چاہت کو میری چاہت پر قربان نہیں کیا تو تیری چاہت کہیں پوری نہیں ہوگی اور پھر بھی تجھے میری چاہت پوری کرنا ہوگی۔

جب اللہ رب العزت نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں بنادیا، ہمیں کھلاتا ہے، پلاتا ہے اور اللہ رب العزت نے ہمیں اچھی شکل و صورت دی ہے، مال دیا، عزت دی، دنیا کی کروڑوں کی نعمتیں ہم استعمال کرتے ہیں تو اس کے بدلے میں کیا کچھ دینا ضروری ہے کہ نہیں؟ عربی کا مقولہ ہے الانسان عبد الاحسان۔ انسان احسان کا بندہ ہے۔

دنیا کی مثال: ایک آدمی دوسرے آدمی سے کوئی احسان کرے تو پوری عمر اس کی تعریفیں کرتا ہے، اس کی اچھائی بیان کرتا ہے ایک احسان کی وجہ سے۔ تو جب اللہ

رب العزت کے ہم پر اتنے احسانات ہیں تو ہمیں بھی چاہیے اللہ رب العزت کی محبت کو دل میں بسا کر اپنی زندگی گزاریں، پھر دیکھیں کیسے یہ مسلمان ذلت سے عزت میں آتا ہے۔ کیسے یہ مسلمان گناہوں کی نحوست کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آتا ہے۔

آج مسلمان کیوں غیروں کے قدموں میں جھکے ہوئے ہیں کیا وجہ ہے کہ مسلمان آج اتنا پستی میں دھنس گیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ گناہوں کے دلدل میں ہم دھنس گئے ہیں ہم نکلنے کی جتنی بھی کوشش کریں گے نیچے کی طرف جائیں گے ہم اپنے دلوں کو گناہوں کی نحوست کی وجہ سے پہلے کالا کر دیا، بلکہ بعض دل تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ دنیا کی محبت ہے۔

دنیا کی حقیقت:

دنیا کی حقیقت کیا ہے؟ حدیث میں ہے کہ دنیا مردار ہے، اس کا حاصل کرنے والا کتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: رزیل دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ آگے فرماتے ہیں: دنیا ملعون ہے اور جو اس کے اندر وہ بھی ملعون ہے۔

دنیا میں کیسے رہنا چاہیے؟

تو جب دنیا کی یہ حقیقت ہے تو ہمیں اس کے ساتھ محبت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دنیا میں اس طرح رہو جس طرح راہ چلتا مسافر ہوتا ہے۔

تو ہم اگر پرسکون، عزت والی شرافت والی، اعمال والی، پاکیزگی والی، آرام والی، راحت والی، خوشحالی والی، زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ہم کو اپنے دلوں میں اللہ محبت کو پیدا کرنا ہو گا۔ اگر انسان کے دل میں اللہ رب العزت کی محبت آگئی تو دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

شکایت کیسے درج کرائی جائے!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ماہنامہ بنات السنّت ہر انگریزی ماہ کی 2 تاریخ تک آپ کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی آپ تک پہنچنے میں تاخیر ہو جائے یا بالکل ہی نہ مل پائے تو آپ ہمیں اپنی شکایت درج کرائیں ان شاء اللہ آپ کی شکایت کا ازالہ ضرور کیا جائے گا۔ (ادارہ)

طریقہ: نام..... رسید نمبر..... خریداری نمبر..... ایجنسی نمبر.....
ایڈریس..... تعداد رسالہ..... بابت ماہ..... کار سالہ نہیں ملا۔

وضاحت:

[رسید نمبر] جب آپ نے رسالہ بک کرایا تھا اور رقم ادا کی تھی تو آپ کو دفتر کی جانب سے ایک رسید دی جاتی ہے۔ جس پر آپ کا نام اور علاقہ وغیرہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔
[خریداری نمبر] سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کو رسالہ بھیجتا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ خریداری نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

[ایجنسی نمبر] سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کو زیادہ تعداد میں رسالہ بھیجا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ ایجنسی نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مثلاً: محمد عبداللہ، رسید نمبر 234، خریداری 456، مکان نمبر 32، رانا اسٹریٹ ،
ڈاکخانہ حویلیاں، ہری پور، عدد 1، مارچ 2015۔

خط و کتابت: دفتر رسائل و جرائد مرکز اہل السنّت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا

ای میل ایڈریس: mag@ahnafmedia.com

میج کرنے کے لیے: 03326311808

رقم بھیجنے کا طریقہ کار!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیجے جا رہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے ادا شدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔

بذریعہ منی آرڈر:

دفتر رسائل و جرائد [بنات السنۃ] مرکز اہل السنۃ والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ:

منی آرڈر سلپ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ مطلوبہ رسالے کا نام ضرور لکھیں اور اگر نیا رسالہ جاری کرانا ہے تو ساتھ بریکٹ میں (نیا) لکھیں اور اگر سابقہ بل ادا کرنا ہے تو بریکٹ میں (تجدید) اور اپنا خریداری نمبر لکھیں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ:

میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ☒ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میج کرنے کے لیے:

03326311808

[بنات اہلسنت کے مستقل ممبر بننے دوستوں کے نام بنات اہلسنت سبسکریپشن کیجیے]

ممبر شپ کا طریقہ

نام:..... ولدیت:.....

رابطہ نمبر:..... ای میل:.....

بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازمی):.....

بینک کا نام:..... رقم جمع کرانے کی تاریخ:.....

مکمل ایڈریس:.....

مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر، ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ:

فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فل آپ کر کے سرکولیشن مینیجر بنات اہلسنت کے نام درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوادیں۔

پتہ: دفتر رسائل و جرائد (بنات اہلسنت) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتے پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزبان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا

S.M.S یا ای میل ☒ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

وائس ایپ:

+923062251253

مضامین بھیجنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون ☎: 03326311808

ماہنامہ بنات الہدٰی ملنے کے پتے

فون نمبرز	علاقہ	ایجنسی ہولڈرز
03342028787	کراچی	دارالایمان
03338639255	سیالکوٹ	قاری عبدالوکیل عزیز
03136969193	اوکاڑہ	مولانا محمد دلاور
03008091899	قصور	مولانا عبداللہ قمر
03212374824	حافظ آباد	مولانا عبداللہ شہزاد
03319143483	ٹانک	محمد رئیس
03153759031	لاہور	مولانا خالد زبیر
03335912502	چکوال	مولانا خالد زبیر
03052475330	فورٹ عباس	مولانا غلام مرتضیٰ
03356351893	ڈیرہ غازی خان	مولانا محمد صدیق
03136333497	بہاولپور	مکتبہ ختم نبوت
03023501755	مانسہرہ	قاضی اسرائیل گڑگی
03219192406	پشاور	مولانا طارق حسین
03067800751	سرگودھا	مولانا امان اللہ حنفی
03336228425	کبیر والا	مولانا محمد اختر
03343682508	ڈیرہ اسماعیل خان	مولانا ذوالقرنین

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808



مرکز اہل السنّت والجماعت

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن

ایک ادارہ، ایک تحریک

شعبہ جات

- شعبہ حفظ القرآن الکریم
- شعبہ درس نظامی
- ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوة (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان
- شعبہ تصنیف و تالیف
- بارہ روزہ دورہ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان
- تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)
- ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے
- ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین و سالکین)
- ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء
- (شعبہ رسائل و جرائد) فقیہ (ماہنامہ) - بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)
- مکتبہ اہل السنّت والجماعت (فکری و نظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)
- مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)
- احناف میڈیا سروسز www.ahnafmedia.com
- (پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)
- احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)
- آن لائن دارالافتاء: mufti@ahnafmedia.com
- واٹس ایپ سروس 0304-6109956

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عشر، صدقات کی مدد میں تعاون فرمائیں

میزان بینک سرگودھا

اکاؤنٹ نمبر
14010100725862

بنام محمد الیاس

مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

خط و کتابت

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487